یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصولڈاک ۱۲ر

قیمت صرف اخبار ۱۰ر

" " طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... ۸ر

قیمت صرف رسالہ قانونی " ۱۲ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔ +

نمونے کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات اور مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔ +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بہیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۷ | امرتسر مورخہ ۱۷ مئی ۱۸۹۷ء۔ یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

جنگ روم و یونان کا پہلا ہفتہ

مشہور مثل ہے کہ گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بہاگتا ہے۔ یہی نوبت یونانیون پر گذری ہے۔ یوروپ کے "مرد بیمار" کی تو سانسین گویا گنی جا چکی تہین۔ اور یورپین پریس کی راستبازی کا نتیجہ تہا کہ دنیا پر ظاہر کر دیا تہا کہ ترک بہوکے قلاش ہو رہے ہین۔ سپاہیون کو تنخواہ نہین ملتی۔ وردیان بالکل نہین۔ توپین زنگ آلودہ ہین۔ بس ایک حملہ ہوا نہین۔ اور یونانی ترکون کو معہ بوریئے بدہنے کے بغداد تک نکال باہر کر دین گے۔ لیکن ع اب بھی اس راکھ مین تھوڑے سے شرر باقی تہے!۔ اب وہی متعصب یوروپین پریس کان دبا کر مجبوراً اخلاقی طور پر اپنے جہوٹ اور دہوکا دہی کا اقرار کر رہے ہین۔ یونانیونکی جو تہذیب اور شائستگی بہری صفات اس معرکہ کے متعلق ظاہر ہوئی ہین انکی نسبت سب سے پہلے ہم ایک انگریز نامہ نگار قاہرہ کی چٹھی سے چند فقرے یہان اخذ کرنا مناسب سمجہتے ہین۔ نامہ نگار مذکور لکہتا ہے کہ یہان یونانیون مین انتہا درجہ کا جوش ہے۔ دہڑا دہڑ روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ میدان جنگ سے یونانیون کیطرف سے جو تار آتا ہے سراسر جہوٹ سے لبریز اور یونانیون کا اوسپر ایمان ہوتا ہے۔ یوروپین پریس مین ان خبرون کی تردید ہوتی ہے۔ اور جو اصل حقیقت معاملہ کی یورپین پریس ظاہر کرتا ہے اسپر یونانی لوگ اعتبار نہین کرتے۔ اور اپنی قوم کی طرف سے موصول شدہ جہوٹی اور از سر تا پا غلط خبرون پر کامل اعتبار رکہتے ہین۔ دار السلطنت ایتہنز سے جو تار آتے ہین اور جنپر یہان کے یونانی خوب جی کہولکر کثیر رقمین صرف کرتے ہین۔ وہ "بے شرمی اور بیحیائی کے درجہ تک جہوٹ ہوتے ہین"۔ ان خبرون کا نتیجہ یہ تہا کہ جس شخص کو اصل معاملہ نہ معلوم ہو وہ ان سے بجز اسکے اور کچہہ یقین نہین کر سکتا کہ "پرویسا فتح ہو گیا۔ یونانی جنینا کے دروازہ پر کہڑے ہین اور سرحد ترک اور جنینا کے مابین جسقدر علاقہ ہے سب یونانیون کے باپ دادا کی ملک بنگیا ہے"۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پرویسا کو یونانی جہازون کے ہاتہون نہایت ہی خفیف سا نقصان پہونچا تہا۔ کہ ترکی توپون نے تمام یونانی بیڑہ کا مونہہ پہیر دیا اور زک دی۔ آرٹا کا ترکون کے قبضہ مین آنا بالکل معمولی بات ہو گئی۔ کرنیل مینوس کے ماتحت مقام پنٹی پگاڈیا پر یونانیون کو ترکون نے خوب ہی بہگا بہگا کر مارا۔ یہ مقام جنینا اور آرٹا کے عین وسط مین ہے! اب ہم یہان (قاہرہ مین) آخری جنگ کی خبر آنے کے منتظر ہین۔ جسکا مطلب یہ ہوگا کہ فرسالا پر یا اوسکے جوار مین فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ ترکون نے دولو پر قبضہ کر لیا۔ آرٹا فتح ہو گیا۔ اور اب ترکی فوج ایتہنز پر حملہ آور ہے۔

اسکے بعد یہی نامہ نگار لکہتا ہے کہ یہان ایک اخبار فرانسیسی زبان مین شایع ہوتا ہے جسکے معاون اور سرپرست یونانی ہین۔ اس مین ایک بیرسٹر صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے جسمین وہ فرماتے ہین۔ کہ "ترکون کو سرحد یونان اور لریسا پر روکنا اور وہان ان سے مقابلہ کرنا اور لڑنا سراسر غلطی تہی۔ اصل مقام جہان انکو روک کر یونانی ان سے لڑتے فرسالہ تہا"۔ لیکن اب اس کے بعد ہم سنینگے کہ "مناسب مقام ترکون کے روکنے اور اونسے جنگ کرنے کا ایتہنز تہا۔ اور اسکا کچہہ مضائقہ نہین کہ ترک باقی تمام ملک یونان عبور کر لیتے۔ بہرحال یونانیون کو پایہ تخت پر تمام جمعیت فراہم کر کے انسے لڑنا چاہیئے تہا!۔ آخر مین نامہ نگار مذکور لکہتا ہے کہ دو ہزار اٹالین والنٹیر اور یونانی سپاہ کی جو شامت آئی۔ تو اپائی رس مین چلی گئی۔ یہان النبی بے قاعدہ فوج سے ان کی مٹ بہیڑ ہو گئی۔ النبی افسر نے اپنے جوانون کو مخاطب کر کے کہا۔ "ان لوگون کے لئے کارتوس نہ خراب کرو۔ صرف تلوار سے انکی خبر لو"۔ چنانچہ النبیون نے ۱۷ سو یونانی معہ اٹالین والنٹیرون کے کاٹ کر رکہدیئے۔ اور بمشکل ۳ سو جان بچا کر بہاگ سکے! +

یہ ذکر بہی کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ شاہ یونان سے حال ہی مین ایک فرانسیسی اخبار کے نامہ نگار نے ملاقات کی ہے۔ شاہ نے بہت کچہہ کہسیانا ہو کر سوالون کے جواب دیئے ہین۔ اور اپنی فوج کی نامردی پر بہت واویلا کی ہے۔ مگر ایک بات خاص طور پر یہ بیان کی ہے کہ جو کچہہ بعض یوروپین سلطنتون نے میرے ساتہہ کیا اسکی قلعی کہولنے کا ابہی موقع نہین ہے۔ اور جس وقت وہ راز ظاہر ہونگے تمام دنیا کو وہ چالبازیان اور فریب معلوم ہو جائینگے۔ جنکا مین شکار بنا ہون! +

غرض سرحد پر ترکی فوجین جمع تہین اور یونانی بزدلانہ حملون سے انکو تنگ کر رہے تہے۔ مگر ترکون کا تحمل تہا کہ سوائے اپنے بچاؤ کے انہون نے ایک قدم بہی آگے نہ بڑہایا۔ صرف اسلئے کہ قسطنطنیہ سے لڑائی کا

حکم ابھی تک نہ موصول ہوا تھا۔ اور ہم پاشا متواتر بالبالی کو اطلاع دیچکے تھے کہ سپاہ کا روکنا دن بدن مشکل ہوتا جاتا ہے۔ مگر حضرت سلطان المعظم اپنی حسب عادت تحمل اور بردباری کو حتے الامکان ہاتھ سے نہ دینا چاہتے تھے۔ آخرکار عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز نے وزارت صیغہ خارجیہ فرانس کو ذیل کا نوٹ پیش کیا۔ "یونان کی زیادتی اور چھیڑ کے باعث دونون سلطنتون مین سفارتی تعلقات قطع ہوگئے ہین۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ و دیگر قونسلون کو سلطنت عثمانی سے چلے جانیکا حکم ملا ہے اور اسی طرح ترکی سفیر متعینہ یونان کو قسطنطنیہ واپس آنے کا حکم موصول ہوا ہے۔ +

"اس اعلان کے بعد تمام یونانی رعایا کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر ترکی عملداری سے چلی جائے۔ عثمانی رعایا کو بھی جو سرزمین یونان مین سکونت پذیر ہے حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی پندرہ دن کے اندر عملداری مذکور چھوڑ دے۔"

۱۷۔ اپریل کو سفیران عثمانی کو جو یوروپ کی اور سلطنتون کے دربار مین متعین تھے۔ ایک گشتی مراسلہ بھیجا گیا جس مین مفصل کیفیت واقعات تازہ کی مندرج تھی۔ اور یونانیون نے جو کرایتا پر یورش کی تھی اسکا ذکر تھا اور اس امر کا اعلان تھا کہ یونانی باقاعدہ سپاہ ان حملہ آورون کے ساتھ شریک تھی۔

اس گشتی مراسلہ مین اس امید کا اظہار کیا گیا تھا کہ طاقتہائے یوروپ عدل و انصاف کو مدنظر رکھکر اس بار پر متفق ہونگی کہ جنگ کی تمام ذمہ داری یونان کے سر ہے۔ اور آخر مین یہ درج تھا کہ ترکی کو فتح کی مطلق خواہش نہین۔ بلکہ ایک اور تازہ ثبوت اسکی امن پسندی کا یہ ہے کہ وہ اپنی فوجین سرحد سے ہٹانے پر رضامند تھی اگر یونان اپنی فوجین سرحد اور کریٹ سے بلالے۔ +

اب ۱۷۔ اپریل کو سرحد پر جو حالت تھی وہ اس روزنامچہ شام کی ایک تار سے واضح ہے جو ایلاسونا سے جو درہ ملونا کے دامن مین واقع ہے۔ ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار نے بھیجا تھا۔ اور جو حسب ذیل ہے:۔

"مین ابھی کاریا سے واپس آیا ہون۔ جہان تمام دن کشت و خون ہوتا رہا ہے۔ صبح کو مین یہان سے چلا تھا اور تین گھنٹہ سفر کرکے کاریا پہونچ گیا۔ لڑائی جاری تھی اور مین حمدی پاشا کے خیمہ کے پاس سے اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ پاشا موصوف چھٹے حصہ فوج کے ہمراہ ہین۔ فریقین دو پہاڑیون پر جمع ہوئے تھے۔ جو ایک دوسری کے بالمقابل ہین۔ اور جنکے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ یونانیون کی جمعیت جس مین یونان کی باقاعدہ فوج شامل ہے۔ رات آٹھ بجے سرحد پر اتر آئی۔ اور وادی کو تک بڑھی چلی گئی۔ مگر آج علی الصباح ترکی بٹالین نے انکی خوب خبر لی۔ اور انکو سرحد پار بھگا دیا۔ مگر یونانی ادھر سے نکل کر ایک دو پہاڑیون پر پھر جم گئے۔ اور دس بجے پھر لڑائی شروع ہوئی۔ حملہ آورون مین ایک معقول تعداد سلی کے والنٹیرون کی بھی ہے۔ دو گھنٹہ بعد یونانیون نے ترکون پر پھر حملہ کیا۔ مگر ترک سپاہی نہایت متحمل ہے۔ اور برقرار بلا کسی قسم کے اظہار جوش کے اپنی جگہ جمے کھڑے ہے۔ اور صرف اپنا بچاؤ کرتے رہے۔ اور اس طرح انکا کثیر نقصان ہوا۔ میرے سامنے تھوڑی ہی دیر مین ۸ زخمی افسر اور ۵ افسرون کی لاشین فوج سے باہر نکالی گئین۔ اب تک مفصل تعداد مقتولون کی معلوم نہین۔ کیونکہ ہسپتال مین صرف زخمی لائے جاتے ہین۔ ساڑھے چار بجے مین کاریا سے واپس ہوا۔ راستہ مین اور بھی زخمی ملے جو ہسپتال مین لائے جا رہے تھے۔ مین ابھی کاریا ہی مین تھا کہ حمدی پاشا کے پاس ادھم پاشا کا ایک تار پہونچا جسمین مضمون کہ "جنگ کا اعلان ہوگیا ہے اور کل صبح حملہ کیا جائے گا"۔ اس خبر پر ترکون کا جوش قابل دید تھا۔ اور "جنگ عرصہ تک رہی"! کے نعرون سے تمام پہاڑ گونج رہے تھے۔"

ریوٹر کا خاص نامہ نگار اپنے ایک تار مین جو اس نے اسی دن سہ پہر کو درہ ملونا کے دامن سے روانہ کیا تھا ۱۸۔ تاریخ کے جنگ کی کیفیت اس طرح بیان کرتا ہے:۔ "اس وقت درہ ملونا پر قبضہ کرنیکے لئے میدان کارزار گرم ہے۔ اور سخت کشت و خون ہو رہا ہے۔ مگر ترک نہایت استقلال سے قدم جمائے جا رہے ہین۔ اب تمام لب کوہ پر یونانیون کے پاس صرف دو مورچے رہگئے ہین۔ ساڑھے دس بجے ادھم پاشا اپنے زیر لوائے اور انکے درہ کے دامن مین چوکیان لگا دی گئین۔ دو مرتبہ توپخانہ لانے کے واسطے ترکون نے کوشش کی مگر زمین کی ناموافقت نے کامیابی نہ دی۔ طرابزون۔ البانیا اور سالونیکا کی رجمنٹین اس وقت لڑ رہی ہین۔ ترک نہایت برقراری۔ اطمینان اور قایم المزاجی سے لڑ رہے ہین۔ ان مین بیہودہ جوش یا غضب کا بالکل نشان تک نہین۔ از سرتاپا متانت ٹپک رہی ہے۔ اور قدم قدم پر بے نظیر شجاعت اور مردانگی ظاہر ہو رہی ہے۔ ۲۴ گھنٹے گذرے ہین اور لڑائی برابر جاری ہے۔ ترکی توپخانہ سے اعلے درجہ کی مستعدی اور تجربہ کاری ظاہر ہو رہی ہے۔ ترکی توپون سے ۲ میل اور ۹ سو گز پر نشانہ بیٹھنا تعجب ناک ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی ہی دیر مین ترکون کے قاتل گولون نے یونانیون کے پیر اکھاڑ دیئے۔ ۲۴ گھنٹے ہوئے ہین کہ میدان کارزار گرم ہے۔ شام سر پر آگئی۔ اور ابھی تک کشت و خون جاری ہے۔ ترکون کا نقصان بہت ہی خفیف ہے۔ ۳۰ جوان مرے ہین اور کوئی ۵۰ زخمی ہوئے ہین۔ حالانکہ غنیم کی طرف صرف ایک ہی پہاڑی پر ۱۰۰ لاشین مین نے گنی ہین۔ ہسپتال کا انتظام قابل تعریف ہے۔ ترکی سپاہی کہتے ہین کہ یونانی شراب مین مست ہین تھوڑی تھوڑی دیر بعد انکو شراب پلائی جاتی ہے۔ جو یہان سے صاف نظر آرہا ہے۔ ذی یقین جان ہار کوشش کر رہے ہین کہ شب بسری کے واسطے عمدہ جگہ ملجائے۔ +

یہی نامہ نگار ۹ بجے رات کو لکھتا ہے:۔ "۸ بجے ترک عملی طور پر تمام درہ پر متصرف ہوگئے۔ ادھر ادھر کی پہاڑیون کو بھی انہون نے تسخیر کرلی ہین۔ جنگ مین جو بہادری اور استقلال ترکون نے دکھلایا ہے اوسکی تعریف کا حق نہین ادا ہوسکتا۔ مین ترکون کی مستقل مزاجی اور شجاعت کا اظہار دیکھکر حیرت سے تصویر بنا ہوا تھا۔ لڑائی کے عین زور و شور کے موقع پر بھی انکا استقلال اور متانت اور نیز دلاوری قابل تعریف تھی۔ بطور مثال کے مین اپنا ایک چشم دید واقع بیان کرتا ہون۔ ۴ ترک سپاہی حملہ آوری کا کوچ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور اپنی فوج سے جدا ہوگئے تھے۔ سامنے سے یونانی گولون اور گولیون کا مینہ برسا رہے تھے۔ اولون لیطرح گولے پڑ رہے تھے مگر باوجود اسکے اور فوج سے علیحدہ ہوجانے کے یہ نہایت خود اختیاری اور استقلال سے آگے بڑھتے گئے۔ ایک کے گولی لگی اور گرا۔ دوسرے اور تیسرے کے بھی گولی لگی اور گر گئے۔ مگر چوتھا اسی طرح اپنی طبیعت پر قابو کئے ہوئے اور استقلال سے اپنی جان کی ذرہ بھر بھی پروا کئے بغیر آگے ہی بڑھتا گیا یہانتک کہ یونانی پسپا ہوگئے۔"

ایک نامہ نگار ترک کمانڈر انچیف کی نسبت لکھتا ہے:۔ "لڑائی جس وقت مین زور و شور پر تھی منظر نہایت ہی دلچسپ اور قابل دید تھا۔ ادھم پاشا معہ اپنے شاندار سٹاف کے نہایت نمایان اور خوبصورت مجمع نظر آرہا تھا اردلی پلٹون لانے اور احکام لیجانے مین محو تھے۔ اور گاڑیان زخمیون سے بھری نہایت سرعت سے لیجائی جا رہی تھین۔ سپاہیون کے ہیبتناک چہرے بارود سے سیاہ ہو رہے تھے۔ اور اکثرون کے خون سے رنگین ہوئے تھے۔ ادھم پاشا نہایت متانت اور استقلال سے اپنی دوربین کے ذریعہ لڑائی کے ہر ایک پہلو پر اور ہر طرف برابر نظر دوڑا رہا تھا۔ مین نے دیکھا کہ بہت سی پلٹون جو میدان جنگ مین مصروف افسرون کے پاس سے موصول ہوتی تھین کاغذ کے چھوٹے چھوٹے پرچون پر تھین جنپر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی تھین۔ افسر اور سپاہی یکسان بارود اور گرد مین لپٹے ہوئے ہین۔ دو دن اور دو راتین گذری ہین کہ انکو سونا نصیب ہوا ہے نہ خط بنوانا اور نہ نہانا۔ ریاض پاشا جو توپخانہ کا کمانڈر ہے نہایت بارعب اور شاندار افسر ہے۔ توپون کے قایم کرنے اور شست باندھنے مین اس نے قابل تعریف جوہر دکھلائے ہین۔ +

پیر کی دوپہر تک ترک تمام درہ پر مسلط تھے۔ اور یونانی بے تحاشہ بھاگ رہے تھے۔ یہ تمام چوٹیان ترکون کے حوالہ کر گئے۔ ترکون نے مورچون کے لینے مین جس استقلال کا اظہار کیا وہ بے نظیر ہے۔ ۴۔ ۴۔ اور ۵ مرتبہ ایک مورچے پر انہون نے حملے کئے اور آخرکار فتح کرکے چھوڑا۔ +

ریوٹر کا نامہ نگار اسکے بعد لکھتا ہے:۔ "صرف ایک یونانی بٹالین جو عقب مین تھی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر باقی ہے۔ جسپر حملہ کرنے کی اب ترک تیاری کر رہے ہین۔ اور یہ تین باٹریان پہاڑی توپون کے مقابل مین ایک چوٹی پر لیجا رہے ہین۔ تمام سپاہی نہایت خوش و خرم ہین اور کھیل رہے ہین۔ بچون کی طرح ہنستے اور گاتے توپین چڑھاتے لئے جا رہے ہین۔ ایک اور باٹری پہاڑ پر سے بھاگتے ہوئے یونانیون پر نیچے میدان مین گولہ باری کر رہی ہے جس سے بکثرت یونانی مر رہے ہین۔ مین اپنی آنکھون سے گولون کو یونانی بٹالین مین گر کر پھٹتے دیکھتا ہون جو ایک دوسرے پر گرتے پڑتے جا رہے ہین۔ آج صبح تڑکے مین ترکی لائن مین گیا۔ پہلے مورچہ پر یونس آفندی جمے ہوئے تھے۔ یہ تمام ترکی فوج مین ہر دلعزیز افسر ہین۔ پہلے ہی مین

ان سے ملا تہا۔ اور ابہی جنگ نہین چھڑی تہی۔ ایک چوکی کی کمان ان کے پاس تہی۔ اور مجہہ سے غایت درجہ کی خوش خلقی اور مروت سے پیش آتے تہے۔ اب یہ مجہہ سے کہنے لگے کہ ۳۶ گہنٹہ کامل ہوئے ہین کہ لڑائی مین مصروف ہون نہ کہانا کہایا ہے نہ پانی پیا ہے! شام کو دو بٹالین انکے زیر کمان یونانیون کے مورچے پر حملے کی تیاری کر رہی تہین کہ انہون نے سپاہیون کو مخاطب کر کے چند الفاظ کہے اور آخر مین بولے: "بس اب جنکو خدا تعالے سے محبت ہے وہ حملہ کرنے کو بڑہین"۔ اتنا ہی کہنا کافی ہوگیا۔ اس فقرہ نے جادو کا کام کیا۔ سپاہی نعرے مارتے ہوئے مورچے پر جا پڑے۔ بلکہ خچر بان بہی جو بارود گولی لانے مین مصروف تہے اس وقت خچر چہوڑ چہاڑ کر اور جوش مین محو ہو کر انکے ساتہہ شامل ہو گئے۔ چنانچہ اسطرح ان جوانون نے ہلّہ کر کے سنگینون کی نوک پر مورچہ فتح کر لیا! +

اِس سے اور بلندی پر ایک مورچہ تہا۔ اور یونانی نہایت دلیری سے تمام دن اسکو غنیم کی دستبرد سے بچاتے رہے۔ ۶ گہنٹے تک نہایت خونریز لڑائی جاری رہی۔ مگر آخر کار یہ ہی سنگینون کی نوک پر فتح ہو گیا ترکون کی حملہ آوری فن جنگ اور دلاوری کی بے نظیر مثال تہی جس سے غایت درجہ کی شان کا اظہار ہوتا تہا۔ سپاہی نعرے مار مار کر دشمنون پر چڑہتے چلے جاتے تہے۔ اور اس قدر جان توڑ کر بڑہ رہے تہے کہ انکا روکنا معجزہ معلوم ہوتا تہا۔ یونانی اڑے رہے یہانتک کہ جب ترک تیس گز کے فاصلہ پر رہ گئے۔ تو بہاگ کہڑے ہوئے۔ صرف اس حملہ مین ترکون کے ۱۶ جوان کام آئے اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ اس روز کسی اور مقام پر ایسی سخت لڑائی نہین ہوئی۔ ترکون کے شجاع حافظ پاشا کی شہادت پر بہت افسوس ہو رہا ہے ۸۰ برس کے بوڑہے تہے کہ شوق شہادت میدان مین کہینچ لایا۔ اپنے دستے کے آگے آگے گہوڑے پر سوار درہ ملونا مین بڑہے چلے جاتے تہے۔ اور سامنے یونانیون کی توپون سے گولون کا مینہہ برس رہا تہا۔ اردل نے عرض کیا کہ جناب اگر گہوڑے سے اُتر لین تو نامناسب نہ ہوگا۔ لاپروائی سے بولے "ہونہہ باہم روسیون کے ساتہہ جب لڑے تہے اس وقت تو گہوڑے سے اُترے نہ تہے۔ اب کیون اُتریں"۔ معًا اسکے بعد بائین بازو پر گولی لگی۔ مگر بہادر آگے ہی بڑہے گیا اور گہوڑے سے نہ اُترا۔ دوسری گولی دہنے بازو مین لگی۔ مگر اسپر بہی اس شجاع کی ہمت اور دلاوری نے گہوڑے سے اُترنا یا رکنا گوارا نہ کیا۔ یہانتک کہ تیسری گولی عین حلق پر پڑی اور اس مرد میدان نے جام شہادت نوش کیا! +

ملونا سے آگے بڑہکر ادہم پاشا نے جو تار حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت مین ارسال کیا اسکا ترجمہ بہی یہان درج کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ تار یہ ہے:- "اب لریسا صرف ایک گہنٹہ کی مسافت پر ہے۔ ہم نہایت گمسان کی لڑائی لڑے ہین۔ ۳۵ ہزار ترک سینہ سپر ۴۰ ہزار یونانیون کے سامنے کہڑے تہے ہمارے سپاہیون نے بہادری کے معجزے دکہلائے ہین۔ مین عنقریب کسی فتح عظیم کی خوشخبری ارسال خدمت کرونگا۔ +

ایک نامہ نگار ۲۰- اپریل کو ملونا سے بذریعہ تار خبر دیتا ہے:- ترک درہ ملونا سے نکل کر تہسلی کے میدان مین پہاڑ کے نیچے بے روک بڑہے چلے جا رہے ہین۔ صدر مقام کا سٹاف ملونا کی چوٹی پر سے ترکون کی یورش دیکہہ رہا ہے۔ ادہم پاشا دم بدم اپنی اعلے قابلیت فن جنگ کا ثبوت دے رہا ہے۔ اسکی تجویزون اور تدبیرون نے ابتک کلون کیطرح کام کیا ہے۔ اور ان مین غیر معمولی دانائی اور ہوشیاری ثابت ہوئی ہے۔ مین صدر مقام کے سٹاف کے ساتہہ ہون۔ مگر نقشہ تعمیل جنگ کی مفصل کیفیت فوجی اور جنگی ضابطون کے باعث نہین بتلا سکتا۔ چند النبی رجمنٹون نے کئی ایک مورچے ٹرنا دوس کے اُڑا دیئے ہین۔ یونانیون کے توپخانہ کو برابر کمک پہونچ رہی ہے۔ تمام میدان تہسلی کا ہماری سامنے نقشہ کی طرح پہیلا ہوا ہے۔ تمام ترکی سپاہیون مین جو سرگرمی اور عام شوق جنگ بہڑکا ہوا ہے اسکی مین ایک مثال بتاتا ہون۔ اسپ سوار اردل صدر مقام کے سٹاف اور مصروف کار زار فوج مین برابر رپورٹون اور احکام کے لانے اور لیجانے کا کام کر رہی ہین۔ یہ پیام برجسوقت کسی افسر کمانڈر رجمنٹ کو حکم دیدیتے ہین۔ اور جواب کے واسطے چند لحظہ ٹہہرتے ہین۔ تو اس اثنا مین بجائے اسکے کہ گولیون اور گولون کی زد سے علیحدہ ہو جائے۔ رئیلین پکڑ لیتے ہین اور جو ۵۰-۱۰ منٹ جواب لیتے لیتے ملتے ہین۔ ان مین غنیم پر گولیان مارتی ہین

ترکون نے ملونا تک تار لگا لیا ہے۔ ترکی رسالہ نے یونانی تار توڑ دیا۔ +

ایک اور امر ترکون کی شرافت اور تہذیب کا مثال کے طور پر بیان کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ یونانی جس میدان سے بہاگتے ہین۔ اپنے مقتولین کے کپڑے اتار کر لیجاتے ہین۔ مگر ترک جب وہان پہونچتے ہین نہایت احترام سے انکو اُٹہا کر سایہ دار مقامات پر دفن کر دیتے ہین۔ آج رات ترکی فوج تہسلی مین اُن خیمون مین آرام کریگی جو یونانی چہوڑ کر بہاگ گئے ہین۔ +

بغداد شریف سے ہمارا نامہ نگار لکہتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی طرف سے ہز اکسیلنسی والی پاشا گورنر بغداد کے نام فتح و نصرت کے تار آ رہے ہین۔ جنکا مضمون پاشا موصوف کے حکم سے فوراً شایع کر دیا جاتا ہے۔ ان اعلانون سے انگریزی اخبارون کی کذب بیانی اچہی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ترکی افواج مظفر و منصور پایہ تخت یونان کیطرف بڑہی چلی جا رہی ہین۔ کئی ایک توپین بہت سا گولہ بارود اور دیگر سامان حرب اور کئی بوریان آٹے کی فوج ہمایون کے ہاتہہ آئی ہین۔ اگر چند روز اسی طرح لڑائی جاری رہی اور فوج ظفر موج آگے بڑہتی گئی تو انشاء اللہ عنقریب ایتھنز پایہ تخت یونان کی فتح کی توپ بغداد مین چہوٹے گی +

ہز اکسیلنسی رجب پاشا مشیر بغداد کی تبدیلی کی خبر غلط بیان کیجاتی ہے۔ +

لنڈن کے اخبار ٹائمز کا ایک نامہ نگار جو ابہی کریٹ سے آیا ہے کہتا ہے کہ جزیرہ مذکور مین ترکون کے ظلم و زیادتی کی جس قدر کہانیان مشہور کی گئی ہین۔ یا تو بالکل جہوٹ ہین یا سخت مبالغہ سے پُر ہین۔ یورپین اور امریکن اخبارات مین جو حالات شایع ہوتے ہین انمین طرفداری کی بو آتی ہے۔ لارڈ سالسبری نے جو کریٹ مین "عیسائیون کے فاقہ سے مرجانے" کا ذکر کیا ہے۔ وہ سراسر مغالطہ پر مبنی ہے۔ ان "فاقہ کش" عیسائیون کے پاس کافی خوراک ہے۔ گوشت روٹی پہلی میوہ جات غرض جملہ سامان ضروری بکثرت موجود ہے۔ اگر کریٹ کا محاصرہ پورا پورا ابہی عمل مین آئے تو ابہی جزیرہ کے اندر اس قدر سامان خوراک موجود ہے جو باغیون کے لئے دو سال کو کافی ہو سکتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ باوجود محاصرہ اور ناکہ بندی کے چہوٹے چہوٹے یونانی جہاز برابر خوراک و سامان رسد پہنچا رہے ہین۔

اخبار ٹائمز لکہتا ہے کہ خود ہمارے نامہ نگار کا چشمدید بیان ہے کہ جنوب جزیرہ مین پانچ سو والنٹیر ۱۱۰ صندوق کارتوسون کے اور ایک سو بورے غلہ وغیرہ رسد کے ۹۶ تھیلے نمک کے نہایت حفاظت سے یونانی جہازون سے اُتارے گئے۔ نیز ۲۷- مارچ کو ۵۰ بار خچر خوراک کے الی کیانن کے پاس اتارے گئے۔ +

عرب کے بدو لوگون کے سردار نے جس کے تابع بارہ لاکہ بہادر بدو ہین۔ (جنکو اگر یورپی اسلحہ سے مسلح کر دیا جائے تو دنیا بہر کی یورپی فوجون کو کافی ہین) سلطان المعظم کو یہ لکہا ہے کہ اب ہم سے نصاری کے ظلم و جور جو وہ مسلمانو پر کر رہے ہین سُنے نہین جاتے۔ آپ علم محمدی کہڑا کر دین۔ ہم خدا کی فضل و کرم سے دشمنون کو مزہ چکہا ہین گے۔

ادہر شاہ ایران نے اپنے کلمہ گو مسلمانون کی مدد پر کمر حمیت باندہ لی ہے اور ادہر سے اپنا سفیر ترکی بہیجا ہے اور سلطان المعظم سے کہلا بہیجا ہے کہ آپ کو جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو ایران کے خزانہ سے حاضر ہے آپ کسی عیسائی کا بار احسان نہ لین۔ علاوہ ازین سرحد آرمینیا و کردستان پر ۱۹ ہزار فوج بہیجدی ہے کہ کوئی مفسد سر نہ ہلا سکے۔

اِس مین شک نہیں کہ گو خدا کے کرم سے ابہی سلطنت ترکی کو بیرونی اور ایران کی کسی قسم کی امداد کی ضرورت لاحق نہین ہوئی ہے اور خدا کرے کبہی نہ ہو۔ تاہم ہر مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بہائیون سے ہمدردی کے الفاظ سُننا اُنکے دلون کو ہاتہہ بہر بڑہا سکتا ہے۔ اور دشمنون کے ارادون کو پست کر سکتا ہے۔ بقول ہمعصر جامع العلوم ابتک عیسائی لوگ یہ ہی سمجہے تہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بہائی کو تباہ ہوتا دیکہہ سکیگا لیکن اونکا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ مسلمانون کے لئے یہ ایک نیک فال ہے جس سے ہر شخص کو خوش

عدن سے اس ہفتہ قحط زدگان ہند کی امداد کے لئے ۷۵ روپیہ موصول ہوئے ہین۔ یہ وہ مقام ہے جہان کے فقط یورپین ملازم غریب ہندیون کے پسینہ کی کمائی کے لاکہون روپیہ سالانہ خزانہ ہند سے لیتے ہین۔ مگر ہمدردی کے موقعہ پر ان لوگون نے ایک منٹ کی تنخواہ بہی چندہ مین دینی گوارا نہ کی۔ غالباً یہ ۷۵ روپیہ کی رقم بہی چند غریب الوطن ہندیون نے اپنے بہائیونکے درد و غم کے قصے سنکر جمع کی ہوگی۔ اور انگریز صاحبان کا ایک حبہ بہی اس مین شامل نہ ہوگا۔ برخلاف اسکے اسی عدن سے ایک مصری کلرک نے جب یہ سنا کہ اوسکے ملک مین عساکر قاہرہ عثمانیہ کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے تو فوراً مہینہ کی سالم تنخواہ پانچ پونڈ (اسی روپیہ) ایک مصری مسافر کے ہاتہہ اخبار المؤید کے دفتر مین ارسال کر دی۔ حالانکہ تمام علاقہ عدن مین دو چار سے زیادہ مصری نہ ہونگے۔ کیا وہان کے انگریزون کو یہ معلوم کر کے ۷۵ روپیہ ہندوستان روانہ کرتے ہوئے کچہہ شرم دامنگیر نہ ہوئی۔ +

گورنمنٹ ہند کو فروخت افیون سے تقریباً سات کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ گورنمنٹ اس آمدنی کی خاطر چین اور جزائر ملایا کے باشندگان کی جسمانی اور دماغی صحت کا ستیاناس کر رہی ہے جسکی بارہا تشریح کی جا چکی ہے۔ اور اس وقت اعادہ کی ضرورت نہین۔ مگر اس روپیہ کی خاطر ہندوستانیون سے بہی جو ظالمانہ برتاؤ کیا جا رہا ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہندوستان مین افیون کی فروخت کے لئے دو منڈیان کلکتہ اور بمبئی مین قایم ہین۔ بمبئی مین وہ افیون فروخت کیجاتی ہے جو وسط ہند مین پیدا ہوتی ہے اور جسے مالوہ افیون کہتے ہین۔ کلکتہ کی منڈی کے لئے بہار اور بنارس کے علاقون سے افیون حاصل کیجاتی ہے آمدنی کا زیادہ حصہ اوس افیون سے حاصل ہوتا ہے جو چین وغیرہ کو جاتی ہے۔ خود ہندوستان مین ایسی بہت نہین فروخت ہوتی۔ مگر یہ کمی دوسری طرح بخوبی پوری کر لیجاتی ہے۔ افیون کے محکمہ مین دو ایجنٹ اور ساٹہہ دیگر افسر مختلف مدارج کے ہین جو صوبہ بنگال کے بورڈ آف ریونیو (مجلس مال) کے تابع ہوتے ہین گورنمنٹ ہند ہر سال ان ایجنٹون کو اطلاع دیتی ہے کہ ہمکو اس برس اتنے من افیون کی ضرورت ہوگی۔ وہ ایجنٹ اسکے بہم پہنچانیکے لئے کاشتکارون سے انتظام کرتے ہین۔ ان لوگون کو افیون کاشت کرنے کے لائسنس عطا کئے جاتے ہین۔ اور جس قدر افیون ایک کاشتکار بہم پہونچانیکی ذمہ داری کرتا ہے اوسکی مالیت کا اندازہ کر کے چوتھا حصہ رقم اوسکو پیشگی دیدیجاتی ہے۔ سرکار ان کاشتکاران کو خام افیون کی قیمت پہلے پانچ روپیہ فی سیر دیتی تھی۔ اب کچہہ عرصہ سے نہایت دریا دلی سے کام لیکر خالص ترین افیون کی چہہ روپیہ قیمت کر دی ہے۔ مگر یہی افیون ان لوگون کے ہاتہہ سے نکلکر گورنمنٹ کی تحویل مین جاتی ہے۔ ڈیڑہ سو دو سو روپیہ فی سیر مالیت کی ہو جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کو افیون کو پختہ کرنے مین کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے مگر اوسکی اوسط فی سیر چند آنون سے زیادہ نہین۔ ایک بیگہ اراضی سے اوسط پیداوار افیون کی چار سیر ہے یعنی کاشتکار کو کئی مہینون کی مسلسل خبرگیری اور کوکنار کے نازک پودون کی غور و پرداخت کرنیکے بعد زیادہ سے زیادہ صرف چوبیس روپیہ فی بیگہ حاصل ہوتے ہین۔ آجکل افیون کی تجارت کسی قدر مدہم ہے۔ پہر بھی گورنمنٹ ۳۹ ہزار پیٹی افیون یعنی ۶۸ ہزار من ہر سال فروخت کر دیتی ہے۔ پہلے ۵۴ ہزار پیٹیان ہر سال بیچا کرتی تہی۔ ۶۸ ہزار من کی پیداوار کے لئے کم از کم سات لاکہہ بیگہ اراضی پر کاشت ہونا ضروری ہے جسکے لئے تقریباً چودہ لاکھ آدمی درکار ہوتے ہین۔ اور ان چودہ لاکہہ بے زبان کاشتکارون کا خون جگر چوس کر کروڑون روپیہ ہر سال پیدا کئے جاتے ہین۔ ایک پیٹی مین پونے دو من افیون ہوتی ہے۔ اور اگرچہ قمار بازی کے قانون سے ناراض ہو کر مارواڑیون نے اتفاق کر کے افیون کو خریدنے سے انکار کر دیا ہے جس سے افیون کی قیمت آجکل بہت گر گئی ہے۔ پہر بھی فی پیٹی ایک ہزار روپیہ گورنمنٹ کو مل رہا ہے۔ +

مولوی ہدایت الرسول صاحب واعظ اسلام ملک اور گورنمنٹ کے سچے شکریہ کے مستحق ہین کہ انہون نے ایک زبردست مصیبت کو لوگون کے سرون سے ٹالدیا اور گورنمنٹ کو ایک بلاخیز طوفان کے رفع کرنیکی تکلیف سے بچا لیا۔ لکھنؤ مین آپکی کوشش سے ایک عظیم الشان جلسہ ہندو مسلمانون کا طاعونی قانون کے خلاف ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے قانون کی جو طاعون سے بڑہکر سخت اور اضطراب مین ڈالنے والا تھا ترمیم ہو گئی۔

گورنمنٹ کے سچے بہی خواہ مولوی صاحب جیسے نیک دل اصحاب ہین نہ وہ دروغگو اور خوشامدی جو حکام کے ڈر سے محض ذاتی فایدون کو پیش نظر رکھکر رعایا کی تکالیف گورنمنٹ پر ظاہر نہین ہونے دیتے۔ اگر مولوی صاحب اپنی کوشش اس طرف مبذول نہ فرماتے تو اودہ بمبئی نہ تہا جہان بقول ہمعصر جامع العلوم لوگ صرف خودکشیان ہی کر کے اس جابر قانون کے شکنجے سے سسک سسک کر مر جانیسے نجات پا جاتے۔ بہرحال جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی شمالی بہت بڑی تعریف کے مستحق ہین کہ اونہون نے رعایا کی تکلیف کا خیال فرمایا۔ ہم مولوی صاحب کو اونکی اس اخلاقی جرأت اور کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین +

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

چند مہینے ہوئے جب سب سے پہلے ہمنے جزیرہ کریٹ اور سلطنت عثمانیہ کی مصیبت زدہ مسلمانون یتیم بچون اور بیوہ اون کی امداد و دستگیری کیلئے اپنے ابنائے وطن کی خدمت مین اپیل کی تھی۔ تو ہمارے دوست ماسٹر انبا پرشاد صاحب صوفی ایڈیٹر اخبار جامع العلوم مرادآباد نے جو ہمیشہ اس معاملہ مین نہایت زور سے ہماری تائید کرتے رہے ہین مسلمانون کی پست ہمتی اور بزدلی پر نگاہ کر کے ہماری کامیابی کو مشکل اور مشتبہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن الحمد للہ کہ ہماری اور ہمارے دوست کی مسلسل کوشش اکارت نہین گئی۔ اور اب ہم اپنے ہمعصر کو یہ مژدہ سنانیکے قابل ہو گئے ہین کہ جو بیج ہمنے بویا تھا اور جس پودے کی ہم اور ہمارا ہمعصر پرورش کر رہے تھے وہ باوجود مخالفت کی طرح طرح کے حوادث کے اب پھل لانیکو ہے۔ اس کام کو شروع کرتے وقت ہمنے یہ بھی لکہدیا تہا کہ ملک کی حالت قحط و وبا کی وجہ سے نہایت ابتر ہو رہی ہے اور سب سے بڑہکر اہل ملک کی عام جہالت سربرآوردگان قوم کی خودغرضی اور بزدلی بہت کچھ حوصلہ پست کرنے والی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمکو یقین تھا کہ یہ ایسی رکاوٹین نہین ہین جو سعی و کوشش سے دور نہ ہو سکین چنانچہ آج اسی کوشش و استقلال کا نتیجہ ہے کہ ہم چارون طرف سے قوم کو خواب غفلت سے بیدار اور اپنے دینی قومی اور انسانی فرض کے پورا کرنیکی طرف دل سے متوجہ پاتے ہین اور ہمارے وہ معزز ہمعصر جو باوجود ہماری طرف سے بارہا غیرت دلائے جانے کے اس معاملہ کے متعلق ایک لفظ تک لکھتے ہوئے ڈرتے تھے وکیل اور جامع العلوم کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتے ہین پیسہ اخبار چودہوین صدی پنجاب ابزرور دارالسلطنت تحفہ محمدیہ سفیر بمبئی وغیرہ اخبارات نے اس نیک کام کے متعلق اپنا زور قلم دکہانا شروع کر دیا ہے۔ ندوۃ العلماء جیسی عظیم الشان اور مقتدر اسلامی مجلس نے اس معاملہ مین سعی موفور کرنیکا بیڑہ اٹھا لیا ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہرون مین بڑے زور و شور سے فراہمی چندہ کی تجاویز ہو رہی ہین۔ غرضیکہ اب یہ تحریک ایسی مضبوطی اور مستعدی سے شروع ہو گئی ہے کہ اگر فضل ایزدی شامل حال رہا تو یقین کامل ہے کہ عنقریب کل ہندوستان مین کوئی قریہ ایسا نہ ہوگا جہان یہ صدا نہ پہنچ گئی ہو اور کوئی نیک دل ہندوستانی (بلا تمیز مذہب و قوم) ایسا نظر نہ آئیگا جو بطیب خاطر اپنے مقدور بھر اس نیک کام مین شریک نہ ہو۔ اسمین شک نہین کہ بعض بدباطن اور عقرب طینت متعصب اخبارات کو اہل ملک کا اس نیک کام کی طرف اس مستعدی سے متوجہ [illegible] سخت ناگوار گذر رہا ہے اور وہ آتش حسد و غصہ سے جل بھن کر اپنے کالمون کو اپنے نامہ اعمال کیطرح سیاہ کر رہے ہین۔ مگر ہم بجائے اسکے کہ اون کو ملامت کرین یہ نصیحت کرنا زیادہ مناسب سمجہتے ہین کہ وہ اپنی آنکھون سے تعصب اور حسد کی پٹی اتار کر ہمعصر جامع العلوم اور بمبئی کے عالی ظرف اہل ہنود کی بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے سبق حاصل کرین اور بجائے اس کے کہ آتش حسد سے اپنا دل جلائین اور اپنے قلب کو سیاہ کرین اس انسانی ہمدردی کے کام مین شریک ہو کر نہ صرف اپنے ہموطنون کو مشکور بنائین بلکہ خود اپنے دلون کو سچی مسرت بخشنے کا باعث ہون کیونکہ باستثناء بعض طبعی بدسرشتون کے ہر ایک انسانی طبیعت کا مقتضی ہے کہ کسی نیک کام مین شامل ہونیسے اسے سچی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ ملک کی بدقسمتی سے پچھلے دنون سے ہمارے صوبہ مین ہندو مسلمانون کے درمیان ایک حد تک سخت نااتفاقی اور مخالفت پیدا ہو گئی ہے جس کے دور کرنیکے لئے دونو قومونکے معززین کیطرف سے کوششین ہو رہی ہین۔ ہماری رائے مین اس نااتفاقی کو ہمارے ہندو ہموطن اس نیک کام مین حصہ لینے سے اچھی طرح دور کر سکتے ہین اور ہمین امید ہے کہ وہ نیک نیت اور عالی ہمت اہل ہنود جو مسلمانون کے رنج و راحت مین ہمیشہ بہائیونکی طرح شریک ہوتے رہے ہین اس غیر مترقبہ موقعہ سے فایدہ اٹھا کر اسی پرانی یگانگت و یکجہتی کے قایم رکہنے مین دل سے کوشش کرینگے + آخر مین ہم اون عالی ہمت اور نیکدل اصحاب اور انجمنونکی خدمت مین جنہون نے اس کام کا بیڑہ اٹھا لیا ہے

ہمعصر جامع العلوم لکھتا ہے کہ پہاڑون سے جو اس موسم مین خطوط آئے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز لوگ جہانتک ممکن ہوتا ہے مسلمان ملازمون سے خدمت لینے سے پرہیز کرتے جاتے ہین خانسامان باورچی - بیرا جہانتک ممکن ہوسکتا ہے بھنگی وغیرہ ہی نوکر رکھے جاتے ہین - اسکی وجہ عوام مین یہ مشہور ہے کہ انگریزون کو مسلمانون سے خوف ہوگیا ہے کہ کہین جہاد نہ کرڈالین اور صاحب لوگون کو بنگلون ہی مین ختم نہ کردین - یہ اگر واقعی بات ہی تو عجب بیہودہ اور مسلمانون کی وفاداری پر خاک ڈالنے والا اور بزدلانہ خیال ہے - کیا انگریزون کو یہ خیال ہے کہ اگر مسلمان فساد یا بغاوت کرین گے اور یہ نوبت پہنچ جائیگی کہ انگریزون کو قتل کردیا جائے تو اونکے بہنگی ملازم جنکے بال بچے شہرون ہی مین بود و باش کرتے ہونگے اپنے ملک کی شریف اقوام کا مقابلہ کرسکین گے؟ کمین قوم کا کبھی یہ دل نہین ہوسکتا کہ وہ بہادری کو کام مین لاسکے - انگریزون کا یہ خیال بالکل مجنونانہ ہے کہ مسلمان یا ملک کی کوئی قوم ہی انگریزون سے ایسی بدظن ہے کہ عذر کردے گی - ہان ایسے ایسے بیہودہ خوفون کا اظہار کرکے بدظن اور آمادہ کردیا جائے تو کوئی عجب نہین ہی کیا مسلمان تین بار اپنے ہی بہائی مسلمانون سے کابل مین نہین لڑے - کیا مصر مین نہین لڑے - دور کیون جاتے ہو کیا خود ہندوستان ہی مسلمانون نے مسلمانون سے انگریزون کو نہین فتح کرادیا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ اب مسلمان بغاوت یا غیر وفاداری کرین گے - ہان یہ اور بات ہی کہ انگریزون کو اپنے دل مین کوئی ایسی وجہ معلوم ہو کہ مسلمان بغاوت پر آمادہ ہونے پر مجبور ہوجائین - یا آیندہ کوئی کام حکام کو ایسا کرنا منظور ہو جو مسلمانون کو برافروختہ کردے - ہمارے نزدیک مسلمانون کا اس درجہ دل دکھانا اور اونکو یقین دلادینا کہ ہمکو تمہارا اعتبار بالکل نہین ہے بہت ہی کوتہ اندیشی کی پالیسی ہے - ہندوستان مین رہکر یہ حکام کے قابو سے باہر بات ہی کہ وہ مسلمانون سے بالکل تیل و پانی کیطرح علیحدہ رہ سکین - اگر سب بہنگی ہی نوکر رکھ لئے گئے تو پاخانے کون صاف کرے گا - +

ہر ایک ملک کی تہذیب و شائستگی کی کیفیت معلوم کرنیکے لئے زیادہ تر وہان کے اخبارات یا حکمران فریق کے افراد کی تقریر و تحریر سے کام لیا جاتا ہے - اگر یہ معیار درست ہین تو انگلستان والون کو اپنی تہذیب پر اس قدر نازان نہین ہونا چاہیئے جیسے کہ وہ ہو رہے ہین - وہان کے حکمران اور مخالف حکومت فریقون مین آجکل اس قدر تہکا فضیحتی ہو رہی ہے کہ شاید کوئی کمینہ بھی ایسے الفاظ کو اپنی گفتگو مین استعمال کرنا مناسب نسمجھے - لبرل فریق کا مشہور اخبار "ڈیلی کرانیکل" لارڈ سالسبری کو بزدل اور مسٹر کرزن نایب زیر صیغہ خارجیہ کو کذاب لکھ رہا ہے - اسی فریق کا دوسرا مشہور اخبار "سٹار" لارڈ سالسبری (وزیر اعظم) مسٹر کرزن مسٹر بلفر اور تمام دیگر وزراء کو قاتل و سفاک قرار دیتا ہے - اور تحریر کرتا ہے کہ تمام انگلستان اب لارڈ سالسبری سے آزردہ ہوگیا ہے - ان ہفوات کے جواب مین مسٹر کرزن صاحب مخالفین کو خود پارلیمنٹ مین ایسی مزیدار پھبتیان سنا رہے ہین کہ مخالف تو بجائے خود رہے خود اونکے طرفدار بھی بسا اوقات انگشت بدندان ہوجاتے ہین - الغرض آجکل انگریزی پارلیمنٹ کی وہی کیفیت ہو رہی ہے جو بہنگڑ خانون اور چنڈوخانون کی ہوا کرتی ہے - +

ہماری گورنمنٹ نے یہ حکم دیدیا ہے کہ کوئی دیسی والی ریاست برٹش عملداری مین جائیداد غیر منقولہ نہ رکھے - بقول ہمعصر جامع العلوم اس حکم کی علت غائی معلوم کرنا تو بہت ہی مشکل ہے تاہم جو کچھ قیاس کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہوسکتا ہے کہ جب والیان ریاست کسی سبب سے گدی سے اتار دیئے جاتے ہین اور اونکا مال و اسباب سب ضبط کرلیا جاتا ہے تو سرکاری عملداری کی جائیداد سے عمدہ طور سے گذران کرسکتے ہین - اور گورنمنٹ اس جائیداد پر ہاتھ صاف نہین کرسکتی اسطرح وہ مال جو سرکار اپنا سمجھ رہی ہے صاف بچ نکلتا ہے -

یہ بات تو ہی اب گورنمنٹ نے یہ حکم دیدیا ہے کہ حیدرآباد دکن مین ہر انگریز بود و باش کرسکے گا اور جائیداد خرید سکتا ہے - نظام نے ہرچند کوشش کی - اور کئی عہدنامے پیش کئے کہ یہ لوگ ہمارے فوجداری قانون کی پابندی نہ کرین گے اس طرح ریاست کے رعب اور انتظام مین نقصان آئیگا - لیکن گورنمنٹ نے ایک عذر نہ سنا اور یہ کہدیا کہ یہ بات برابر کی سلطنت پیش کرسکتی ہے تم ماتحت ہو اسلئے یہ حیلہ پیش نہ جائیگا اور یورپین باشندون کے مقدمات رزیڈنٹ فیصل کرے گا -

ہمارا خیال ہے کہ گورنمنٹ نے حیدرآباد فتح کرکے نظام کے سپرد نہین کیا ہے جو اونکو ماتحت ریاست سمجھا جائے بلکہ وہ مددگار ریاست ہین - ہان کابل ضرور تین مرتبہ کی فتح کردہ ریاست ہی لیکن کیا گورنمنٹ امیر کابل پر بھی یہ زور دے سکتی ہے کہ وہان یورپین لوگ جائیداد خرید سکتے ہین اور اونکا انصاف رزیڈنٹ کرے گا - اگر نہین کرسکتی تو کیون؟ کیا گورنمنٹ کابل کو اپنے ہم پلہ ریاست جانتی ہے تو کیا ہم یہ دریافت کرسکتے ہین کہ وہ روپیہ جو امیر کو بطور امداد دیا جاتا ہے خراج ہے اور کیا ہندوستان کابل کے ماتحت ہی؟ یہ کوئی خیال نہین کرسکتا کہ ہندوستان کابل کے ماتحت ہے - لیکن پھر کیون وہان یورپین لوگ نہین بسائے جاتے اور کیون حیدرآباد مین یورپین لوگون کو بسنے اور جائیداد خریدنے کا مجاز کرکے رئیس کی مشکلات مین اضافہ کیا جاتا ہے -

یورپ مین ایسی ایسی ریاستین موجود ہین جو حیدرآباد کی ۱/۴ کے برابر بھی نہین ہین - لیکن اونکو بڑے بڑے شاہنشاہ اپنا مساوی سمجھتے ہین - مگر افسوس ہی کہ ریاست حیدرآباد جو یونان اور ہسپانیہ یا پرتگال سے کہین بڑی ریاست ہی - اس طرح مجبور کیجاتی ہے -

ہماری گورنمنٹ ضرور زبردست ہی اور اسکے احکام کو ہر دیسی رئیس سر اور آنکھ پر قبول کریگا - لیکن یہ ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ دل دکھانے والی باتین ہین - ایسی باتون سے محبت پیدا نہین ہوتی ہے -

اگر گورنمنٹ حیدرآباد مین انگریزون کو جائیداد خریدنے کی پروانگی دیکر رئیس کے لئے مصیبت پیدا کرنا قرین انصاف جانتی ہے اور اونکو رئیس کا فرمانبردار نہین ہونے دیتی تو کم سے کم یہ ضرور کرے کہ والیان ریاست کو اپنے علاقے مین ضرور جائیداد خریدنے دے وہ بیچارے تو محکوم ہی ہوکر رہنا چاہتے ہین - کیا ایک والی ریاست ایک معمولی انگریز سے بھی گیا گذرا ہے - والیان ریاست کی ایک معمولی درجہ کے انگریز کے برابر تو آبرو کرنی چاہیئے - جب والیان ریاست کو یہ سکھادیا جاتا ہے کہ دوسری شہرون مین ناچ گھوڑدوڑ اور تماشہ دیکھتے پھرین تو ایک دو کوٹھی بنگلے بھی سرکاری عملداری مین نہ خریدنے دینا ہوٹل والون کے ہاتھ لٹوانا ہے - +

ایک انگریزی اخبار کے مندرجہ ذیل فقرات واقعی آب زر سے لکھے جانیکے قابل ہین - اور اگر یہ قوم مین کچھ بھی حمیت و غیرت باقی رہگئی ہو تو وہ اونسے فایدہ اٹھانے سے کوتاہی نہ کرینگے - اخبار مذکور لکھتا ہے :- یہ بات اکثر کہی گئی ہے کہ اگر ہندوستان کی سرزمین مین لیڈر (سرغنہ) پیدا کرنے کی قابلیت ہوتی تو ہم (یعنی انگریز) کبھی ہندوستان فتح نہ کرسکتے - (لیکن) یہ خیال بالکل غلط ہے - ہندوستان نے سینکڑون لیڈر پیدا کئے اور کرتا رہیگا - تاریخ ہندوستان ہمکو کئی نہایت ہی دلدار اور جان باز اور نیز اکثر نہایت ہی سمجھدار اور دوراندیش مقتدایان قوم اور مجوزان جنگ ہائے عظیم کا پتہ بتاتی ہے اسیطرح ہندوستان آیندہ بھی لیڈر پیدا کرسکتا ہے - البتہ یہ امر مشتبہ ہی کہ کیا اس سرزمین مین کوئی ایسا شخص بھی پیدا ہوا ہے جو درست نایب الحکومت بن سکا ہو - ہندوستان کی بڑی بدقسمتی یہ رہی ہی کہ بادشاہ وقت کے علاوہ ولی عہد سے لیکر ادنی درجہ کے سائیس تک کو یہی خبط رہا ہے کہ وہ جس طرح بن پڑے ہاتھ پاؤن مار کر بادشاہ کی جگہ لے لے - پلاسی کی شکست ہندیان اور فتح انگریزان سے لیکر فتح چترال تک ہر ایک واقعہ مین یہی دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستانی حاکم اعلے کو اپنے ماتحتون سے کبھی وفادارانہ امداد نہین ملی - ڈیوک آف ولنگٹن فاتح نپولین اعظم کا یہ مقولہ سب کو معلوم ہے کہ "یہ جنگ واٹرلو کا میدان (انگلستان کے مشہور دیرانہ) ایٹن کالج کی ورزش گاہون کی طفیل فتح ہوا" اس فقرہ سے اکثر یہ مطلب نکالتے ہین کہ ہمین انگریزونکی مستقلانہ عادات اور مردانہ ورزشون کے شایق ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہی - مگر اور سکا مطلب یہ نہین بلکہ اسمین فرمانبرداری اور اپنے افسر کے احکام کی خواہ وہ درست ہون یا غلط تعمیل کرنے اور اوسکی ہر وقت تائید کرنے کی اوس عادت کیطرف اشارہ کیا گیا ہی جو انگریزی کھیلون سے پیدا ہوتی ہی - پس جب

مراسلات

ہم اور مظلوم مسلمانانِ کریٹ

ہمکو افسوس کے ساتھ دیکھنا پڑا ہے کہ وکیل امرتسر نے جو تحریک کریٹ کی مظلوم مسلمانون کی امداد کی واسطے پچھلے دنون سے مسلسل طور پر کر رکھی ہے اوس کا کوئی ایسا خاطر خواہ نتیجہ نہین نکلا کہ جس کو ایک زندہ قوم کے کسی کام مین شمار کیا جاسکے ایک ایسی باوقعت اور قابل توجہ قومی تجویز کی طرف سے بے اعتنائی مسلمانانِ ہند کی واسطے سخت بے غیرتی اور بے حمیتی نہین ہے تو اور کیا ہے۔ ایک لائق اور قابل غیرت ہندو مالک اخبار کے غیرت دلانیوالی فقرے کسی باغیرت قوم کے واسطے سخت سے سخت تازیانہ کا کام دے سکتے تھے لیکن اونکا بھی اثر نہین ہوا تو وہ کن پر ہمپر اور ہماری ہمدرد قوم پر۔

۳ مئی ۱۸۹۷ء کے وکیل مین ایک باہمت پشاوری حکیم صاحب نے نہ صرف قوم کو زبانی طور پر متوجہ ہی کیا ہے بلکہ عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانانِ ہند کو اپنے دیگر مسلمان بہائیون کے ساتھ کس طرح امداد کرنی چاہیئے۔ پشاوری حکیم صاحب سید صاحب اور تمام دیگر مشاہیر قوم پر جو خفا ہوئے ہین اونکا خفا ہونا بالکل حق بجانب ہے لیکن ہم سید صاحب کو اس ذیل سے مستثنے کرتے ہین کیونکہ وہ تو جس دُھن مین مست ہین وہ ایک ایسا قومی اصول ہے کہ جس کے بعد کسی فروعی تحریک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہین آسکتی۔ اعلے تعلیم جس کے سید صاحب دلدادہ و شیدا ہین وہ چیز ہے کہ جو خود بخود تمام قومی اور ملکی اعلے سے اعلے خیال دل و دماغ مین پیدا کرنیکی کل ہے۔ سید صاحب کا یہ کہنا کہ اعلے تعلیم عام ہو جانیکی حالت مین یہ تمام فروعی بحثین خود بخود حل ہو جائین گی بیشک ایک غور کے قابل بات ہے۔ اور اسی واسطے ہم سید صاحب کو اس بحث چندہ سے مستثنے کرتے ہین کہ اگر وہ تعلیم کے سواء کسی اور بڑے سے بڑے کام کی طرف توجہ نکرین تو وہ راستی پر ہین۔ کیونکہ مسلمانون کی واسطے تعلیم سے زیادہ اس زمانہ مین اور کوئی کام بڑا اور اہم نہین ہے لیکن باقی اور تمام بزرگ جو ہر ایک چھوٹے بڑے کام مین دخیل اور سرگرم پائے جاتے ہین اس بحث سے خارج نہین ہو سکتے۔

اتنے زور سے ایسی زبردست اور پرزور راستی اور صداقت پر مبنی تحریرات اخبارات مین شائع ہوتے رہنے کے باوجود مسلمانون کا چندہ کی فراہمی مین کوئی توجہ نہ کرنا صاف بتا رہا ہے کہ کوئی خاص مانع پیش آنیکے سواء اور کوئی بات نہین اور وہ مانع سوائے اس کے اور کچھ نہین کہ ایک بیہودہ اور لغو خیال بلکہ فضول وہم یہ ہو گیا ہے نہین بلکہ زبردستی اپنے دلون مین ٹھوس لیا گیا ہے کہ ہمارا ایسا کرنا شائد انگلش قوم کی ناراضی کا باعث ہوگا یہ ایک ایسی مسخراپن کی بات ہے کہ جسپر سرود بمستان یاد دہانیدن کے سواء اور کیا کہا جائے لیکن نہین یہ مثل بھی صادق نہین آتی یہ بھی تب ہی صادق آسکتی ہے کہ جب کسی بات کی کچھ اصلیت ہو اور وہ بھول گئی ہو اور پھر کسی طرح سے اوس کو یاد دلایا جائے۔ یہان تو سرے سے اسکی کوئی اصلیت ہی نہین ہو سکتی۔ انگریزی قوم یا انگریزی گورنمنٹ ایسے وہمون سے پاک و صاف ہے بلکہ اپنے اقوال و افعال سے ترغیب دیتی ہے کہ تم اپنے بہائیونکی امداد کرو اور نہ صرف بہائیون کی بلکہ ہر ایک مفلس اور غریب یا مظلوم و مفلوک کی۔ جب کہ تمام یوروپ قومیت کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہے تو پھر ہمپر افسوس ہے کہ ہم اپنے مسلمان بہائیون سے ایک بے اصل وہم کے بھروسہ پر بیگانے بنے رہین جب کہ ہم اپنے دنیوی بادشاہ وقت یعنی حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سلامتی کی واسطے دعائین اور جشن جوبلی کے موقعہ پر دل سے خوشیان منا کر مبارکباد کے تار بھیجنے کے انتظام کر رہے ہین تو پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ اپنے روحانی اور مذہبی بادشاہ حضرت سلطان المعظم کی فتحیابی کے موقعہ پر مبارکباد کی خوشی کے جوش سے بھرے ہوئے تار نہ روانہ کرین جسطرح اپنے دنیوی اور ملکی بادشاہ کی خوشی مین شریک ہونا ہمارا فطرتی فعل ہے اسی طرح امیر المومنین خلیفۃ المسلمین کی خوشی مین شریک خوشی ہونا ہمارا فطرتی کام ہوگا۔ لیکن ہماری بحث اس وقت اس امر پر ہے کہ ہم اپنے مظلوم مسلمان بہائیونکی مدد کرین اور اون کو بھوک پیاس یا بے سروسامانی کی تکلیف سے بچانے مین حتی المقدور حسب توفیق شریک ہون۔ پس اس کے متعلق کسی پولیٹکل معاملہ پر بحث کرنی یا اسکو کسی پولیٹکل معاملہ مین دخیل سمجھنا اگر کام ہے تو ہمارا ہی ہے۔ ورنہ بات تو سیدھی سادی ہے جو سارے جہان مین ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ موجودہ جنگ یونان مین شریک ہونیکی واسطے یونانی کہان کہان سے چلکر آئے ہین۔ یہانتک کہ ہندوستان کے علاقہ بمبئی سے بھی یونانی مجاہد شریک جنگ ہونیکی واسطے گئے ہین۔ اون کو نہ کسی نے پکڑا اور نہ کسی نے پھانسی دیدی۔ ہم مجرم صرف اسی صورت مین ہو سکتے ہین کہ جب ہندوستان کی واسطے کسی سے سرکار انگلشیہ کی ملکی لڑائی ہو اور ہم اوس مین سرکار کے طرفدار نہ ہین ورنہ ہر ایک قوم اور ہر ایک ملک اپنون کی حمایت اور مدد کیا ہی کرتا ہے۔ حال ہی مین فرانس یونان کو بری طرح پٹتا دیکھکر نہ رہ سکا اور آخر پرکش سفیر سے کہدیا کہ ہم یونان کی اس سے زیادہ تذلیل نہین دیکھ سکتے۔ یہ کیون۔ یونان فرانس کا صوبہ ہے یا کچھ آپسمین عہد و پیمان ہو چکا ہے نہین کچھ بھی نہین صرف اس واسطے کہ یونان بھی عیسائی ہے اور فرانس بھی۔

وائے برحال ما کہ ہم اپنے بہائی مسلمانون کو مظلوم اور اس سے زیادہ ظلم و ستم برداشت کرنیکے ناقابل دیکھنے اور سننے کے باوجود کروٹ تک نہ لین اور بہانہ پیش کرین تو یہ کہ صاحب! شاید گورنمنٹ کے نزدیک ایسا کرنا اچھا نہین ہوگا سب سے زیادہ غصہ دلانیوالی یہی بات ہے کیونکہ اگر واقعی ایسا ہوتا تب تو خیر ہمکو گورنمنٹ سے شکایت ہوتی اور اپنے آپ کو معذور و مجبور سمجھتے لیکن یہان لطف ہی دوسرا ہے گورنمنٹ سے زبردستی کہا جاتا ہے کہ اے گورنمنٹ تو ہمکو مفسد اور باغی کیون نہین سمجھتی لیکن خوش قسمتی سے گورنمنٹ ایک ایسی آزاد منش اور متحمل ملی ہے کہ جس کو کسی بات کی بھی پروا نہین۔ اوس کے اصول حکمرانی صاف بتا رہے ہین کہ اوس کو کسی کے قومی معاملہ سے کوئی بحث نہین ہندوستان کے اندر خواہ ہندوستان کے باہر جہان جی چاہے مدد دو شریک درد بنو اپنی اور اپنون کی بہتری اور بہبودی مین کوشش کرو جس بودے اور کمزور جھوٹے وہم کی بناء پر کریٹ کے مظلوم مسلمانون کی واسطے چندہ کرنے مین دریغ کیا جاتا ہے اوس سے زیادہ جہالت کو ثابت کرنے والا کوئی خیال دنیا مین نہین ہو سکتا جب کہ ہم علانیہ دیکھ رہے ہین کہ خاص لنڈن مین انجمن اسلامیہ نے جلسہ کر کے شہنشاہ جرمنی کو شکریہ کا تار صرف اس لیئے بھیجا ہے کہ وہ حضرت سلطان المعظم کے ممد و معاون ہین تو ہمکو کریٹ کے مظلوم مسلمان بہائیون کے واسطے چندہ جمع کرنے مین کیون موت آئی جاتی ہے آخر مین آکر نتیجہ وہی نکلتا ہے کہ تعلیم کی کمی۔ لاعلمی کی زیادتی جہالت اور تاریکی کا زور و شور۔

چندہ کی تحریک کو بار بار مختلف پیرایون اور ڈھنگون سے پیش ہوتے ہوتے ایک عرصہ گذر گیا لیکن آجتک سوائے چند پرجوش خاص خاص اصحاب کی عام طور پر کسی بڑے پیمانے پر کارروائی شروع نہین ہوئی اور ضرورت اسی بات کی ہے کہ خاص و عام اس قومی اور اسلامی کام مین شریک ہون لیکن قاعدہ کی بات ہے کہ کسی کام کو جب تک قوم کے سربرآوردہ اور معزز لوگ شروع نہین کرتے عوام الناس کچھ نہین کر سکتے اور پھر اوس صورت مین کہ ایک غلط فہمی پیدا کر لی گئی ہے اسواسطے مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سارے ہندوستان کو تو خیر رہنے دیجئے صوبہ پنجاب کیطرف سے تو اوس کے سنٹر یعنے شہر لاہور مین ایک پراونشل کمیٹی بنائی جاوے اور وہ اس کام کو باقاعدہ جسطرح جشن جوبلی کے متعلق کیا گیا ہے شروع کر دے۔ بس پھر کوئی شک نہین کہ تمام صوبہ مین مختلف لوکل کمیٹیان قائم ہو جائین گی اور کام بوجہ احسن شروع ہو جائیگا کیونکہ جوبلی کے متعلق بھی جب تک لاہور مین پراونشل کمیٹی نے کام شروع نہین کیا تب تک کسی شہر مین بھی نہ لوکل کمیٹی بنی اور نہ کوئی جلسہ ہوا۔ پس اسیطرح لاہور کے معززین کو چاہیئے کہ اس کام کی بھی بسم اللہ کرین تو پھر سارے پنجاب مین کام شروع ہو جائیگا اور جو کچھ غلط فہمی یا جھجک ہے وہ بھی نکل جائیگی اور دوسری صورت مین کسی دوسرے چھوٹے شہر کو مشکل سے جرأت ہوتی ہے کہ وہ بزعم خود اس بڑے بوجھ کو اپنے ذمہ لے۔

شکر ہے کہ ہندوستان کی ہر ایک حصہ سے کچھ یونہی صداء چندہ کے متعلق آنی شروع ہوئی ہے اب یہ اسلامی اخبارات کا کام ہے کہ اس آواز کو دور و نزدیک پہنچا کر ہر ایک کو سنا دین تاکہ عام طور پر لوگون کو جرأت پیدا ہو جاوے۔ اخبار عام صاحب کو خواہ لکھنا پڑھنا آوے نہ آوے لیکن ہر ایک معاملہ پر بحث ضرور کرنی۔ کوئی پنڈت جی سے پوچھے کہ بھلا آپ کو پولیٹکل اور ملکی معاملات پر بحث کرنے کا کیا حق حاصل ہے جس معاملہ کو آپ سمجھ ہی نہین سکتے یا جس مین آپ کا کوئی حصہ ہی نہین اسپر خامہ فرسائی سے کیا فائدہ ؎ رموز مملکت خویش خسروان دانند ۔ والا معاملہ ہے جس جس قوم کے پاس سلطنت یا حکومت ہے وہ تو اگر کسی ملکی یا قومی معاملہ پر بحث کرین بجا اور درست ہے۔ آپ کے پاس جب دنیا بھر مین ایک چپہ زمین

نہین پہر کس برتے پر تتا پانی۔

چونکہ پنڈت صاحب کے ہذیان کی روزانہ پیسہ اخبار ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء نے خوب دہجیان اڑائی ہین اسواسطے ہم پنڈت صاحب کو زیادہ کھسیانہ کرنا نہین چاہتے ۔ باقی آئندہ ۔ (صادق بلند شہری)

حضرت خلیفۃ المسلمین اور قیصرہ ہند کیلئے دعا

آج بعد نماز عید الضحیٰ کے منشی فضل الدین پلیڈر چیف کورٹ پنجاب اور میونسپل کمشنر لاہور نے مسجد شاہی مین بلند آواز سے کہا کہ اے مسلمانون دعا کرو کہ خدا تعالیٰ عز و جل خلیفۃ المسلمین سلطان روم محافظ و خادم مکہ معظمہ مدینہ منورہ کربلائے معلی و بیت المقدس کو یونانیون پر فتح و نصرت کاملہ عطا فرماوے اور اونکے دشمنون کو مقہور و مغلوب کرے اسپر چارون طرف سے آمین کے نعرہ ہا بلند ہوئے اس کے بعد منشی صاحب نے کہا کہ اے مومنو دعا کرو کہ حق تعالیٰ عز اسمہ و شانہ ہماری برٹش گورنمنٹ کے تعلقات دوستانہ سلطان روم حامی اسلام کے ساتھ ویسے ہی مضبوط و مستحکم و قائم رکھے جیسے کہ اب تک چلے آئے ہین۔ اسپر آمین کے آوازے بلند ہوئے۔

اس کے بعد منشی صاحب نے کہا کہ اے مسلمانون دعا کرو کہ باریتعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و جملہ ممبران خاندان شاہی و حکام انگریزی کو سلامت رکھے اور سرکار انگلشیہ کا سایہ ابد پایہ ہمارے سرون پر قائم رکھے اے مسلمانون سرکار انگریزی کے عہد معدلت مہد کی برکتون نے تمام دنیا کو خوش و خرم کر دیا ہے اور نہ صرف ہمکو بلکہ تمام رعایا کے ہر فرقہ و ہر طبقہ کو مذہبی آزادی عطا فرما رکھی ہے۔ اس لیئے ہمپر لازم ہے کہ ہم اپنی سرکار انگلشیہ کا شکریہ ادا کرین۔ بفحوائے من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ۔ جو بندون کا شکریہ ادا نہین کرتا وہ خدا کا شکریہ ادا نہین کرتا اس کے بعد آمین کے آوازے بلند ہوئے کم از کم پچاس ہزار مسلمانون کا مجمع مسجد شاہی مین ہوگا۔

آجکل کے بعض ہندو بھی کیسے متعصب ہین

تعصب مذہبی کا مرض بھی بہت ہی برا ہوا کرتا ہے جب کوئی قوم یا اوس کا فرد اس نامراد عارضہ مین مبتلا ہوتا ہے تو اولاً اوس کے قوائے عقلیہ و ذہنیہ جن مین نیک و بد کے امتیاز کرنے کا درخشندہ مادہ ہوا کرتا ہے یک بیک سلب ہو جاتے ہین۔ ثانیاً اوس بدنصیب بیمار کی چمکتی ہوئی آنکھون مین جن سے وہ اچھے برے کو دیکھ سکتا ہے تعصب کا غلیظ مواد جمع ہو جانے سے خیرگی پیدا ہو جاتی ہے جس کی بدولت وہ خراب اور اچھے پنے مین جو فرق کہ مثل روز روشن کے نمایان ہے دیکھ کر ظاہر نہین کر سکتا۔ ثالثاً اوس بدبخت مریض کی سماعت مین بھی ایک تغیر عظیم واقعہ ہو جاتا ہے جس وجہ سے حق بات کو وہ اپنے کان مین تہوڑی دیر کیواسطے بھی جگہ کے دینے مین قطعاً انکار کرتا ہے۔ رابعاً اس ناہنجار مریض کا ملائم و منور قلب تعصب کی مغلظ سیاہی سے آلودہ ہو کر سنگ سیاہ سے بھی زیادہ تر سخت بنجاتا ہے جس مین حق بات کے جذب کرنیکا مطلقاً مادہ ہی باقی نہین رہتا اور خامساً اس نامراد مریض کے دہان اور زبان تعصبی فالج کے اثر سے صحیح صحیح واقعات کے ظاہر کرنے مین انتہا درجہ کے گرے ہوئے ہوتے ہین۔

کچھ ایک عرصہ سے چند ہندو اخبارات کے ایڈیٹر جو ہندو ہین اور تہوڑے بہت ہندو صاحبان جو اپنے آپ کو قوم کا ریفارمر اور مصلح بتلاتے ہین صرف باین خیال کہ وہ ہم مسلمانون کو پاک زمین ہند سے نکالنے مین کامیاب ہو جائینگے بیٹھے بٹھائے ناحق و ناروا اس وبائی تعصب مین مبتلا ہو کر ہندو اور مسلمانون کے شیرازہ اتفاق کو جو کئی صدیون سے بہت ہی استحکام سے جمع ہوا چلا آتا ہے پراگندہ کر کے ملیامیٹ کرنیکے لیئے انواع و اقسام کی تدابیر مین مصروف رہنا اپنا فرض منصبی قرار دیچکے ہین جن کی اونکے کارگذاریون کا کرشمہ پنڈت لیکھرام کے قتل کا واقعہ ہے اس واقعہ کو دوسرے واقعات سے قطع نظر کر کے دیکھیے کہ متعصب ہندون نے کس دلیری اور کس دریدہ دہنی سے اس پنڈت کے قتل کا الزام مسلمانون کے سرون پر دہرنیکے لیئے جان توڑ کوششین کین۔ اور ناحق و ناروا اس قتل کا انتقام بہت ہی بزدلانہ طریق سے مسلمانون اور اونکے معصوم بچون کو فریب اور دہوکہ دہی سے زہر کہلا کہلا کے لے رہے ہین اور شہر بشہر اور موضع بموضع گشت کر کے ہندون کو مسلمانون سے قطع تعلق کرانیکے لیئے علانیہ اور خفیہ طور پر سازشین کر رہے ہین۔ اور مسلمانون اور اونکے بزرگان دین کی شان مین سخت اور ناملائم الفاظ اپنے نوک قلم سے نکال نکال کر اخبار کے صفحہ کے صفحہ مسلمانون کی محض دل آزاری کیلئے سیاہ کر رہے ہین ان متعصب اور شریر ہندوون کی دل آزار اور ناجائز کارروائیون سے اگرچہ مسلمانون کے خون مین بھی ہندوون سے اپنا انتقام لینے کیلئے ایک جوش عظیم پیدا ہونا ایک قدرتی نتیجہ ہے لیکن باین ہمہ بہت ہی صبر و استقلال سے کام لے رہے ہین اور خلاف قانون ان شریرونکے مقابلہ مین ابتک کوئی کارروائی نہ کر کے اس معاملہ کا انفصال اپنی عادل گورنمنٹ پر رکھ چھوڑا ہے پہلے پہل جب مسلمانون نے سرزمین ہند مین اسلامی جہنڈا نصب کر کے اپنا قدم جمایا تو اونکے مدافع کے لیئے اوس زمانہ کے ہندو سورماؤن نے جن مین زمانہ حال کے ہندوون سے کئی ہزار درجہ زیادہ تعصب کا مادہ بہرا ہوا تہا لاکھ لاکھ سر توڑ کوششین کین لیکن اونکی ایک کوشش بھی دلیر اور قوی مسلمانون کی آبدار تلوارون کے روبرو پیش نہ گئی تو وہ بالآخر مجبور ہو کر مسلمانون کو اپنا ہموطن خیال کر کے اونکے ساتھ برادرانہ سلوک سے رہنے لگے۔

چنانچہ اب ہندوستان مین بہت ایسے مقام ہین کہ جہانکے ہندو اور مسلمان مثل شیر و شکر کے ملے جلے برادرانہ طریق سے ایکدوسرے کے ممد و معاون ہو کر اپنی زندگی کے ایام بہت ہی خوشی کے ساتھ پورے کر رہے ہین۔ اوائل ہی مین ہمارے جوشیلے متعصب ہندو صاحبونکے بزرگ جن سے تمام ہندوستان بہرا ہوا تہا مسلمانونکی کم تعداد کو ہندوستان سے نہین نکال سکے تو اب اون کے اس زمانہ کے خلف ناہنجار جن مین بجز دریدہ دہنی اور بزدلی کے بہادری کا نام کو بھی نشان باقی نہین رہا ان چہہ سات کروڑ سے بھی زائد مسلمانون کو جن کی جڑین کئی صدیون سے زمین ہند مین نہایت ہی استحکام کے ساتھ جم گئی ہین کیونکر نکالنے کی جرأت و پیشقدمی بمصداق چھوٹا منہ بڑی بات کر سکتے ہین۔

این خیال است و محال است و جنون

روز ازل خداوند عالم نے ہندوستان کی مقدر مین مسلمانون کو رکھ چھوڑا۔ اور مسلمانون کے مقدر مین ہندوستان کو انشاء اللہ تعالیٰ نہ اب مسلمان کبھی ہندوستان کو چھوڑینگے۔ اور نہ ہندوستان اپنے آباد کرنے والون سے کنارہ کش ہوگا۔ گو ہندو متعصبین اپنے بیہودہ اور لایعنی ارادون مین لاکھ لاکھ کوششین کرین کبھی وہ اس پر امن گورنمنٹ انگلشیہ کے مبارک عہد حکومت مین مسلمانون کو ہندوستان سے نکالنا تو کجا اونکا ایک بال بھی بیکا نہین کر سکینگے متعصبین کے اس شور و غل کے زمانہ مین افسوس صد افسوس اخبار گلبرگہ سماچار کا ہندو اور کورنمنٹ ایڈیٹر بھی مثل اپنے دیگر متعصب ہندو برادرون کے تعصبی انفلوئنزا کے بخار مین مبتلا ہو کر اپنے اولیاء ملک گورنمنٹ نظام اور اس کے عدل گستر عدالتون پر بلا لحاظ حق نمک ایک ناجائز اور بیہودہ حملہ کر بیٹھا ہے کہ گورنمنٹ نظام کی عدالتون مین جب کوئی ہندو ملازم سرکار کسی رشوت ستانی وغیرہ جرائم مین ماخوذ ہو کر پیش ہوتا ہے تو اوس کو بلا کسی قسم کی رعایت کے پوری سزا دیجاتی ہے علیٰ ہذا ایسے جرائم مین جب کوئی مسلمان ملازم ماخوذ ہوتا ہے تو اوس کے ساتھ ناجائز رعایت کا برتاؤ کر کے وہ جرم سے بری کر دیا جاتا ہے یا برائے نام کچھ تھوڑی سی سزا کی چاشنی کا مزا چکھا کر چھوڑ دیا جاتا ہے غرض کہ گورنمنٹ نظام اپنے ہم مذہب مسلمانون کے ساتھ بہ نسبت اہل ہنود کے ہر ایک معاملہ مین زیادہ تر رعایت مرعی رکھتی ہے الخ انصاف پسند اہل الرائے اصحاب کو اس دروغ گو اور نمک حرام اخبار کے ایسے بیہودہ اور بے باکانہ حملہ سے سخت حیرت اور استعجاب نہین ہوتا بلکہ ایک بہت بڑی نفرت پیدا ہوتی ہے معلوم نہین گورنمنٹ نظام اور اوس کے معزز عہدہ دارون نے اس کور باطن اخبار کے ایڈیٹر اور اوس کے چند متعصب ساتھیون کا کیا بگاڑا جو اسنے اس پیرایہ مین خوب ہی حق نمک ادا کرنیکا شیوہ اختیار کر رکھا ہے۔ ہان اس بد باطن اور بیہودہ اخبار کی آنکھون مین گورنمنٹ دولت نظام کی عادلانہ اور عاقلانہ طریق کی مہذب اور باضابطہ کارروائیان مثل خار ببول کے کھٹک رہی ہین کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمان ہے اور یہ نمک حرام اخبار خاک بر سر و دہانش جو گورنمنٹ نظام اور اوس کے معزز عہدہ دارون و نیز دیگر مسلمانون کے تصدق سے پیٹ بھر کر اس عمر کو پہنچا ہے اب دیکھا دیکھی مسلمانون کا دشمن ہو کر اوسنے جو کچھ کہ لکھ مارا ہے وہ تمام محض بے ایمانی تعصب بغض حسد اور انتہا درجہ کے کمینہ پن پر دال ہے۔ گورنمنٹ نظام ہی ہندوستان کی ریاستون مین ایک سربرآوردہ اور اعلیٰ درجہ کی فیاض ریاست ہے جس کے زیر سایہ ملکی غیر ملکی ہندو ہو یا مسلمان انگریز ہو یا پارسی وغیرہ اقوام بلا امتیاز مذہب و ملت ایک ہی نظر سے دیکھے جا کر بہت ہی آرام کے ساتھ پرورش پاتے ہین۔ اور اگر اس عادل اور فیاض گورنمنٹ مین مذہبی تعصب کا کچھ بھی مادہ ہوتا تو آجکل ہندو صاحبان اور دیگر اقوام کے لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ خدمات سرکاری (مثلاً معتمد مدار المہامی ہائیکورٹ کی ججی صوبہ داری تعلقہ داری نظامت منصفی و تحصیلداری مہتممی و امین پولیس و کروڑگری و عاملی وغیرہ) پر ہزارہا تنخواہین پاتے ہوئے نہ پراجتے ہوتے

اس ریاست کا حال بمصداق اس مصرعہ کے ہی ؎

چہ دشمن برین خوانِ یغما چہ دوست

جب کبھی اس عدل گستر گورنمنٹ کی انصاف پسند عدالتون مین بحیثیت مجرم ہندو ہو یا مسلمان پیش ہوتے ہین کمال احتیاط سی عدل و انصاف کو مدنظر رکھکر حسب منشاء قانون نافذہ سرکار وقت بلا رو و رعایت بعد تحقیقات کامل مجرم اپنے کیفر کردار کو پہونچتے ہین۔ اور بیگناہ اشخاص الزام سے بری ہو کر رخصت کیئے جاتے ہین یہ بھی مخفی نرہے کہ جب کبھی خاص ملازمانِ سرکار سے خواہ ہندو ہو یا مسلمان کسی سرکاری معاملات مین کسی طرح کا جرم سرزد ہوتا ہے تو حسب ضابطہ اوسکی تحقیقات ہو کر عبرتاً پوری سزاء دیجاتی ہے تاکہ دوسرے اہلکارون کو ایسی حرکات کی جراءت نہ پیدا ہو۔

چنانچہ کئی روز پیشتر ایک برہمن نے جو محکمہ اول تعلقداری ضلع گلبرگہ شریف کے صیغہ مال مین کسی معزز خدمت پر مامور تہا اثنائے ملازمت مین ایک بڑی بہاری رقم سرکاری کا غبن کیا جس کا افشاء کئی روز تک اوسکی چالاکی اور کارسازی سے نہ ہوا چنانچہ جب پڑتال کیگئی تو راز سربستہ کھل گیا سرکار سے بعد تحقیقات کامل مجرم کی جائیداد سے جس قدر رقم کہ غبن ہوئی تھی وصول کر لیگئی۔ اور مجرم بموجب راہنمائی قانون ایک مناسب عرصہ تک جیلخانہ کی سیر کے لیئے بہیجدیا گیا۔ حال ہی مین بلدۂ حیدرآباد کے کسی سرکاری محکمہ کے ایک مسلمان ملازم نے اسی غبن کی علت مین سزائے سخت پائی ہے اور ایسی صدہا نظایر ہین جن کی تحریر سے طوالت کا خوف ہی۔

غرض کہ گورنمنٹ نظام کی میزان عدل مین ہندو ہو یا مسلمان یا دیگر اقوام مساوی وزن رکھتی ہین۔ اگر گلبرگہ سماچار کے دہوتی بند بدطینت ایڈیٹر نے اپنی آنکھ سے تعصب کا جما ہوا غلیظ مواد جس کی وجہ سی اوسے حق و باطل کو دیکھ کے پرکھنی کا موقعہ ہی نہین ملتا ہے دور کر کے اور سرمہ انصاف سی اپنی آنکھون کو جلا دیکی گورنمنٹ نظام کی عدالتون کے عادلانہ اور منصفانہ کارروائیون کو دیکھا ہوتا تو کبھی بہولے سے بھی گورنمنٹ نظام یا اوس کے عہدہ دارون پر ایسا کرنیکی دیدہ و دانستہ جرأت نہین کر سکتا تھا۔

ہماری عادل اور رعایا پرور گورنمنٹ کے زیر سایہ اوسکی تمام رعایا خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان بلا مذہبی فساد برپا کرنیکے ملے جلے اتفاق سے خوش و خرم رہتے ہین نہ اس علاقہ مین کہین گاؤکشی پر فساد ہوا کرتا ہے اور نہ رتھ کشی پر جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہر مذہب و ملت والا اپنی آئین کے موافق دوسرے مذہب والے بہائی کی دل آزاری و دل شکنی کا موجب نہ ہو کر جمیع مراسم مذہبی بلا روک ٹوک اداء کرتا ہے۔ اس با امن ریاست مین ہندو اور مسلمانونکا مثل شیر و شکر کے ملے جلے برادرانہ حیثیت سی رہنا اس بدنہاد افتراق پیدا کرنے والے متعصب اخبار کے ایڈیٹر کو جس کو تعصبی انفلوانزا بخار کے ساتھ کنکشن آف دی برین ہو گیا ہے انتہا درجہ کا شاق گذرا تو اونکی شیرازہ اتفاق کو پراگندہ کرنی کے لیئے حال ہی کے اخبار گلبرگہ سماچار مین یک جھوٹا اور بے اصل واقعہ باین بیان درج کر کے مشتہر کرتا ہے کہ نارائن پٹیہ مین مسلمان اہل ہنود کی دلشکنی کیلئے حکام کی امداد سے گائے کشی کرتے ہین الخ۔

نارائن پٹیہ حیدرآباد۔ گلبرگہ شریف اور نیز دیگر مقامات مین جہان مسلمانون کی آبادی بکثرت یا کسیقدر قلیل ہو عام طور پر بوجہ غذا ہونیکے گائین اور بکری ذبح کر کے اون کا گوشت فروخت کیا جاتا ہے جس مین ہندون کو کسی نوع کی شکایت نہین ہوتی ہی۔ ان علاقون مین گائین اور بکرون کا بہ حیثیت غذا ذبح کیا جانا ایک معمولی بات ہی اگر حسب شد آمد قدیم معمولی طریقہ سے نارائن پٹیہ مین کوئی گائے یا بکرا ذبح کیا گیا تو کون سا جدید فعل مسلمانون سی سرزد ہو کر ہندوؤنکی آزادی و خاطر شکنی کا موجب ہوا۔ اگرچہ یہ فاتر العقل ایڈیٹر ایسی ایسی افترا پرداز تحریرون سے ہندو اور مسلمانون مین ایک انقلاب عظیم پیدا کیا چاہتا ہے لیکن اوس سڑی کو یاد رکہنا چاہیے کہ یہان کی ہندو اور مسلمان کچھ ایسی نادان نہین جو اس قسم کی فضول و ناقابل التفات تحریرون پر اپنی توجہ منعطف کر کے اپنے کئی صدیون کے مستحکم برادرانہ تعلق کو منقطع کر لین گے۔ آخر مین ہم تمام متعصب اہل ہنود بہائیون سی بس اس قدر کہتے ہین کہ تعصب مذہبی کا کبھی انجام بخیر نہین ہوتا ہے۔ پس آپ تمام بہائی اپنی دلون سی تعصب کو دور کر کے مسلمانون سے اتفاق کلی رکھین۔ اب مین اپنی تحریر کو حافظ کے اس شعر پر ختم کرتا ہون ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام ✤✤

(الراقم [illegible])

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن ۔ ۱۰ مئی۔ جنگ روم و یونان۔ کریٹ و یونان۔ گورنمنٹ یونان نے کریٹ سی یونانی افواج کو واپس بلا لینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ دراصل دول عظام کی خدمت مین عملی درخواست ہی کہ بیچ بچاؤ کیا جاوے۔ اس فیصلہ سے یونانی قوم نے ذرہ بھر ناراضگی یا برآشفتگی ظاہر نہین کی لیکن کریٹی باغی باوجود کرنیل واسوس کی واپسی کے بدستور اڑے بیٹھے ہین۔

ٹرکی کے مطالبات۔ عام خیال ہی کہ سلطان المعظم معقول تاوان جنگ اور سرحد تھیسلی کے مشرقی حصہ پر مقامات نیز روس اور انالپس کے قریب سرحد کی خفیف سی درستی سے جس سی پہاڑونکی چوٹیان ٹرکی کو ملجاوین راضی ہو جاوین گی سلطان المعظم کریٹ کو اندرونی خود مختاری عطاء کر دینی کے وعدہ پر برابر قایم ہین ✤

انگریز والنٹیر۔ انگریز والنٹیر زیر کمان کپتان برچ بمقام فرسالہ بڑی دلاوری سی لڑے جنمین سی ۱۰ زخمی ہوئے کپتان صاحب بھی مجروحین مین شامل ہین ✤

غازی عثمان پاشا۔ اس لیئے قسطنطنیہ واپس بلا لیئے گئے تھے کہ سالونیکا اور دیگر مقامات مین اونکا بڑی دہوم دہام سے استقبال ہونا سلطان المعظم کو ناگوار گذرا تہا (لعنت اللہ علی الکاذبین) ✤

لنڈن ۔ ۱۱ مئی۔ لارڈ سالسبری نے شب گزشتہ دار الامراء مین بیان کیا کہ یونانی گورنمنٹ نے دول عظام سے بیچ بچاؤ کرنیکے لیئے سرکاری طور پر درخواست نہین کی۔ البتہ یونانی مجلس وزراء کے وزیرون نے فرداً فرداً اپنا ایماء ظاہر کیا ہے کہ ہم بیچ بچاؤ کے خواہان ہین۔ یونان نی کریٹ سی فی الفور فوج واپس بلا لینے کا نہین بلکہ آہستہ آہستہ بلانیکا وعدہ کیا ہی۔ اس وعدہ سی دول مطمئن نہین ہوئین۔ انگلستان ایسی مداخلت مین شریک ہوگا جو دوسری سلطنتون کو بھی پسند ہو۔

ترکی افواج کا بڑا حصہ دولو سے واپس ہٹا لیا گیا ہے اور پھر لاریسا کو صدر مقام بنایا گیا ہے۔ یہان سی فرسالا جا کر بمقام آخر الذکر سے آگی کی طرف پیشقدمی شروع کی جاویگی ✤

لنڈن ۔ ۱۰ مئی۔ ٹرانسوال اور ایشیائی۔ کیپ ٹون سی ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ تمام ایشیائیون کو پری ٹوریا (دار السلطنت ٹرانسوال) چھوڑ دینی کا حکم دیا گیا ہے۔ ان لوگون نے مسٹر گرین انگریزی ایجنٹ کے پاس فریاد کی ہے چنانچہ یہ معاملہ استصواب کیلئے ٹرانسوال ہائیکورٹ کے سامنے پیش کیا گیا ہے (ایشیائیون کو بڑے شہرون مین بیوپار کرنے کی تو پہلے ہی سی ممانعت تھی اب رہائش بھی ناگوار گذری۔ افسوس کل دنیا کی عیسائی انسانی ہمدردی اور نیکدلی کی دن بدن بدتر سے بدتر نظیرین دکہلا رہی ہین۔ انگریزی گورنمنٹ انگریز آبادکارون کی مصائب پر تو کپڑون سی باہر ہو رہی ہے۔ لیکن ایشیائیونکی تکالیف اور حرمان نصیبی کی طرف وہ بھولے سے بھی متوجہ نہین ہوگی۔ اور ہو کس طرح جب خود اوسی کے ممالک آسٹریلیا و نٹال بلکہ خود ہند مین ایشیائیون کو کتون سے ذلیل سمجہا جاتا ہو۔ ایڈیٹر) ✤

لنڈن ۔ ۱۱ مئی۔ شاہ سموری (ساحل طلائی (واقعہ مغربی افریقہ) سے خبر موصول ہوئی ہی کہ لفٹنٹ ہنڈرسن صوفی لوگون کی پاس جو (شاہ سموری کے تابعین ہین) مقید ہے اور کہ لفٹنٹ مذکور کے رفقاء بھی سلامت ہین ✤

لنڈن ۔ ۱۱ مئی۔ چین و ٹانکین کی سرحد اور نیز ٹانکین کے جنگی اضلاع مین وبائے طاعون نمودار ہو گئی ہی (ٹانکین فرانس کی ماتحت ہی ہندوستان کی مریضان طاعون کو ٹیکہ لگانیکی لیئے سیرم (چیپ کا مادہ) سیگون (دار الخلافہ ٹانکین) کی فرانسیسی ہسپتال ہی سی منگوایا جاتا ہی۔ ایڈیٹر) ✤

ایضاً جنگ روم و یونان۔ شرائط مداخلت۔ کریٹ سی یونانی فوج کی واپسی کے علاوہ جرمنی نے یہ بھی اصرار کیا ہے کہ یونان کریٹ کی اندرونی خود مختاری پر رضامندی ظاہر کرے (یعنی کریٹ کے الحاق کے خبط سے ہمیشہ کیلئے باز آجائے اور بغیر کسی شرط شرائط کے دول عظام کے صلاح و مشورہ کو قبول کرنیکا وعدہ کرے یونان نے دول عظام کی شرطون کو مان لیا ہے۔ اور اب ان امور کو بیچ بچاؤ کی شرط قرار دیکر دول عظام کی خدمت

مین یادداشت روانہ کرے گا۔

تھیسلی والون کی تباہی تھیسلی کے تین لاکھ ساٹھ ہزار (یونانی) باشندے مغربی علاقہ کے پہاڑون جزیرہ سقیہ تیوس اور دیگر جزائر مین پناہ گزین ہوئے ہین۔ جہان وہ بیحد اور سخت خوفناک مصائب برداشت کر رہے ہین۔ ایک لاکھ باشندے ایتھنز کو جا رہے ہین ٭

یونانی حوصلہ ہار گئے ترک فی الفور مقام ڈوموکوس پر بڑہنے کے لیئے تیاریان کر رہے ہین۔ جہان شدت باران اور سخت سردی نے یونانی فوجون کو جو کھلے میدان مین خیمہ زن ہین سخت شکستہ دل کر دیا ہی تیس ہزار یونانی فوج آرٹا مین بیکار پڑی ہے۔ جہان محرقہ تپ اور اسہال اونکا قلع قمع کر رہا ہے اور اُدہر ترکونکی ایک چھوٹی سی فوج دریائے (آرٹا) کی دوسری طرف (یعنی یونانی علاقہ مین) دیہات کو جلا رہی ہی (ڈوموکوس فرسالہ سی بجانب جنوب تقریباً ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دریائے آرٹا مغربی تھیسلی مین یونان اور ٹرکی کے درمیان حد فاصل ہی اسی نام کا ایک شہر اور خلیج بھی ہے۔ ترک آرٹا کو امبریسیا کہتے ہین۔ وکیل) ٭

لنڈن ۱۲ مئی۔ **یونان نے شرطین مان لین** دول عظام نے جرمنی کی شرائط کے مطابق یونان کے سامنے یادداشت پیش کی ہے جن کو چون و چرا کیئے بغیر یونان نے قبول کر لیا ہے۔

عارضی صلح سفرائے دول متعینہ قسطنطنیہ اب باب عالی کو تقاضا کر رہے ہین کہ صلح ہونے سی پہلے تمہیدی طور پر وہ عارضی صلح کو قبول کرے۔

کریٹ سی یونانی فوجون نے جہازون پر سوار ہو کر واپس آنا شروع کر دیا ہی۔

یونانی فوج کو خطاب ڈیوک آف سپارٹا (ولیعہد) نے فوج کے نام اعلان جاری کر کے اوس مین بیان کیا ہے کہ ڈوموکوس کے مورچے ناقابل فتح ہین خواہ غنیم ہمسے تعداد مین کتنا ہی زیادہ کیون نہ ہو۔ پہر شہزادہ صاحب امید ظاہر کرتے ہین کہ مین عنقریب خود حملہ آورانہ کارروائی اختیار کرنے اور دشمن کو اپنی ملک سی نکالنے کے قابل ہو جاؤنگا۔

یہ ایڈریس غالباً کسی پولیٹکل وجہ سی دیا گیا ہے (ورنہ جب یاوا صاحب ایتھنز مین بیٹھی دولتون کے پاؤن پڑ رہی ہین تو برخوردار کی شیخی اور تعلی کو کون وقعت کی نگاہ سی دیکھ سکتا ہے۔ وکیل) ٭

لنڈن ۱۲ مئی۔ **انگریزون کی ایمانداری کا اور ثبوت** جنوبی افریقہ کی کمیٹی تفتیش کے روبرو کل (۱۱ مئی) کو ڈیوک آف فائیف نے شہادت دی کہ مسٹر رہوڈس نے مجکو دہوکہ دیا تھا۔ ڈیوک مذکور اور نیز ڈیوک آف ایبرکارن دونون نے بیان کیا کہ ہمکو مطلقاً خبر نہ تھی کہ جیمسن حملہ کا ارادہ رکہتا ہے (اول الذکر شاہزادہ ویلز کے داماد اور دوسرے ڈیوک صاحب جنوبی افریقہ کمپنی کے چیئرمین ہین۔ ایڈیٹر) ٭

لنڈن ۱۲ مئی۔ **جنگ روم و یونان۔ سلطان المعظم کی نرمی** اس امر کا پختہ یقین نہین کہ ادہم پاشا کو ڈوموکوس کے یونانی مورچون پر حملہ نہ کرنیکے احکام جو حملہ کیلئے اپنی تیاریان مکمل کر چکے ہین بروقت پہنچ سکین گے سلطان المعظم نرمی کیطرف مائل ہین مگر قسطنطنیہ مین جنگی جوش بشدت موجزن ہی ٭

قسطنطنیہ ۱۲ مئی۔ **دول کا بیچ بچاؤ** دول عظام کے سفراء نے باب عالی کے پاس مشترکہ یادداشت بھیجکر اوس مین وہ تمام شرائط جو یونان نے قبول کی ہین بیان کی ہین اور جنگی کارروائیون کو عارضی طور پر روکدینے کی درخواست کی ہی ٭

لنڈن ۱۲ مئی۔ قیصر ولیم والیئے جرمن نے پیرس کی آتشزدگی کے متوفیون کے متعلق کمال ہمدردی کا اظہار کر کے اوس فنڈ مین جو پیرس کے اخبار فگارو نے خیراتی بازار کے نقصانات پورے کرنیکے لیئے کھولا ہے چار سو پونڈ (ساڑہی چار ہزار روپیہ) چندہ دیا ہے ٭

لنڈن ۱۲ مئی۔ **حادثہ کشمیر** کشمیر مین برف کی تودی کے نیچے جو انگریز افسر مر گئے ہین اون کے نام و نشان کے متعلق یہان سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے۔

(ناظرین کہ ہندوستان کی خبرون کے پڑہنے سی معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس حادثہ مین غالباً کوئی انگریز نہین مرا البتہ ۳۰-۳۵ ہندوستانی ہلاک ہو گئی ہین جن بیچارونکی نسبت کوئی ہمدردی ظاہر نہین کیگئی لیکن یہ تو ۳۰-۳۵ تھے اگر اتنے لاکھ بھی ہندی تباہ ہو جائین تو ہمارے رحمدل حکام کو پرواہ نہین ہو سکتی۔ وکیل ٭

لنڈن ۱۳ مئی۔ قحط زدگان ہند کا امدادی فنڈ ۵ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ ہو گیا ہے ٭

ایضاً۔ جاپانی و چینی قرضے جاپان عنقریب لنڈن کے ساہوکارون کی معرفت چالیس لاکھ پونڈ قرض لینے والا ہے۔ انگریزی ساہوکارون نے چینی گورنمنٹ کو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ قرض دینے کا ذمہ لیا ہے۔ ابتدائی معاہدہ پر آج پیکن مین دستخط ہو گئے ہین ٭

لنڈن ۱۳ مئی۔ **جنگ روم و یونان۔ ترکی جہاز کا پکڑا جانا** یونانی بیڑہ نے ایک ترکی دخانی جہاز کو جسپر ایک سو سپاہی اور کچھ گولہ بارود تہا گرفتار کر لیا ہے (جہاز کا نام اور موقعہ گرفتاری کا نہ بتایا جانا اس تار کو درست ہونیکو مشکوک کر رہا ہے۔ ایڈیٹر) ٭

ٹرکی کی شرائط اخبار ڈیلی نیوز لکہتا ہے کہ ٹرکی یونان سی اسی لاکھ پونڈ (تقریباً ۱۳ کروڑ روپیہ) تاوان جنگ طلب کرتی ہی اور تا ادائیگی تھیسلی پر قبضہ رکہنی کی شرط پیش کیگئی ہے ٭

لنڈن ۱۳ مئی۔ **دول کا بیچ بچاؤ** دول عظام کے سفراء نے باب عالی سی مکرر درخواست کی ہی کہ جنگی کارروائیون کو ملتوی کیا جاوے ٭

ٹرکی کا مدعا ترکی جماعتون مین یہ عام یقین پہیلا ہوا ہے کہ جبتک ڈوموکوس فتح نہ کر لیا جاوے تب تک کوئی بات قرار نہین پائیگی ٭

لنڈن ۱۳ مئی۔ **قیصر ولیم اور فرانسیسی** فرانسیسی اخبارات قیصر ولیم کی موجودہ دوستانہ روش پر بحث کر کے اوسی بے اعتباری کی نگاہ سی دیکھ رہے ہین۔ اکثر کی یہ رائے ہی کہ انگلستان سی دوستی کی جاوے ٭

ایضاً۔ ہندی معاملات پر پارلیمنٹ مین مباحثہ لارڈ ہملٹن وزیر ہند نے سر ولیم ہارکورٹ کے سوال کے جواب مین بیان کیا کہ ہمکو اس بات کا کوئی علم نہین کہ اس سال کیلئے محصول نمک مین تخفیف ہو جانیکے لیئے ہندوستان مین کوئی عام خواہش ظاہر کیجا رہی ہی۔ ایسی تخفیف کا یہ نتیجہ ہوگا کہ نمک کی کثیر مقدار خرید لیجائیگی۔ اس لیئے مین اس معاملہ مین کوئی حکم نہین دے سکتا ٭

نرخ تبادلہ کا الاونس سر ولیم ویڈربرن نے اس کے بعد سوال کیا کہ جب کہ گورنر جنرل گورنرون اور ممبران کونسل کی تنخواہین فرمان شاہی کے رو سی روپیون مین مقرر کی گئی ہین نہ کہ پونڈون مین۔ تو پھر کیا ان کو یہ الاونس دینا ناجائز نہین ہی؟ وزیر ہند نے جواب دیا کہ اس کے متعلق مختلف رائین دیگئی ہین۔ تاہم مین اس معاملہ مین مزید مشورہ لے رہا ہون ٭

لنڈن ۱۴ مئی۔ **جنگ روم و یونان۔ مصری جہاز بارداری کا گرفتار ہونا** جو جہاز یونانی بیڑہ نے گرفتار کیا وہ ایک مصری جہاز بارداری تہا جو تھاسوس زیر حکومت مصر کو جا رہا تہا۔

ڈوموکوس کا محاصرہ باوجود اس کے کہ ڈیوک آف سپارٹا نے فوج کو اڈریس دیکر سپاہ کا دل بڑہایا ہے یقین ہی کہ ترک نہایت آسانی سی ایک پہلو پر ہو کر ڈوموکوس کو دونون طرف سی گہیر لین گے خبر ہے کہ ڈوموکوس مین یونانی فوج کو ترکون نے گہیرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اسی لئے التواء جنگ کی منظوری مین ترکون کیطرف سی دیر ہو گئی ہی۔

خبر ہے کہ یوروپین طاقتین اور خصوصاً روس نہین چاہتی کہ اس لڑائی سے سلطنت ترک کو شان و شوکت حاصل ہو جائے کیونکہ سلطنت مذکور کی فوجی قوت سی پہلے ہی سی طاقتین ناگوار حیرت و تعجب مین مبتلا ہین ٭

کل دوران ملاقات مین موسیو ڈیلیانس نے ایک شخص سی بیان کیا کہ یونان ترکونکی ہر ایک مطالبہ تاوان جنگ کو نامنظور کریگا۔

یونانی فوج ای پائرس مین دوبارہ داخل ہو گئی اور از سر نو فلی پیاڈا پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک یونانی فوج نکوپوس کے پاس خشکی پر اتری ہی اور اوس بیڑہ کی زیر حفاظت ہی جو پرویسا پر گولہ باری کر رہا ہے ٭

لنڈن ۱۵ مئی۔ **ایپائرس مین لڑائی** مقام گری بورو واقعہ مابین آرٹا و فلی پیاڈیا مین لڑائی ہوئی یونانیونکی جمعیت بہت زبردست تھی۔ انہون نے ترکونکی پہلی صف کو بہت دبایا۔ اور ترکون نے نہایت سخت مقابلہ کیا اور لڑائی دست بدست ہونے لگی۔ دونون طرف سی بہت نقصان ہوا مگر آخر نتیجہ جنگ ابتک نہین معلوم ہوا ہے ٭

ایضاً حضرت سلطان المعظم نے دول یوروپ کو اطلاع دی ہی کہ عید کے بعد طاقتون کو التوائے جنگ کی نسبت جواب دیا جاویگا۔

ایپائرس مین یونانیون نے جو حملہ کیا ہی اسکی وجہ صرف یہ ہی کہ وہ تھیسلی کے مقابلہ پر ترکون کی اس صوبہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ یونان کو یقین ہی کہ ایسا کرنیسے ترک جنگ بہت جلد عارضی طور پر ملتوی کر دین گے مگر اسمین شک ہی۔ اس اثناء مین اس تذبذب سے ڈیوک آف سپارٹا کی فوج مین سخت ابتری اور کھلبلی پڑی ہوئی ہی۔ مصری جہاز بارداری پر جو مصری یونانیون نے پکڑے ہین وہ ناپلیا مین قید کیے جائینگے۔ ان پر چٹین لگی ہوئی تھین جنپر لکھا تھا محفوظ پھل ٭

ہندوستان کی خبرین

بمبئی۔ کراچی سکھر اور پونا مین وبا کا زور بہت کم ہوگیا ہے۔ البتہ کچھہ منڈوی مین ابھی تک پورے زور پر ہے اور وہان اوسط تعداد روزانہ اموات کی سو سوا سو کے قریب ہے۔ ڈاکٹر برسن انسدادی اور علاجی چیپے لوگون کو ٹیکہ لگا رہے ہین۔ پرتگیز علاقہ دمن مین بھی وبا کی شدت ترقی پر ہے۔ شہر کی آبادی چھہ ہزار تھی۔ مگر اب تک ۱۹ سو کے قریب مر چکے ہین۔ روزانہ اوسط تیس ہے۔ گورنمنٹ مذکور نے اسکے دفعیہ کے لئے ۱۴ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ بمبئی مین ایک یورپین دایہ فوت ہوگئی ہے۔ جرنیل گنگا گیر اور کئی دیگر معزز یورپین اوسکے جنازہ کے ہمراہ گئے۔ کراچی مین روزانہ اوسط ۱۳، بمبئی مین سکھر مین ایک ہے۔ +

جرمنی نے ہندی اشیاء کی درآمد کی بندش کو کسی قدر نرم کر دیا ہے۔ وہان اب ہندوستان سے ہوا مین خشک کیا ہوا کچا چمڑا بلا روک ٹوک جا سکتا ہے۔ +

جنوبی افریقہ کے محکمہ حوادث موسم کے افسر اعلےٰ مسٹر ہچنس نے پچھلے برس جبکہ ہندوستان کے افسر محکمہ مذکور مسٹر ایلیٹ عمدہ بارش کی امیدین دلاتے تھے۔ پریشن لگایا تھا کہ ۱۸۹۶ء مین ہندوستان مین بارش بہت کم ہوگی۔ اونکی رائے ہے کہ ہر انیسوین برس ہندوستان کو ہماک باران کی مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اسی سال کے لئے اونکی پیشگوئی ہے کہ یہان کافی بارش ہوجائیگی +

جنوبی لوشائی پہاڑیون کا علاقہ گورنمنٹ آسام کو منتقل کر دیا جاویگا۔ اب برہما کے متعلق ہے۔ +

ہز آنر مسٹر میکورتھ ینگ لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۰ مئی کی صبح کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج و مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ ڈاکٹر سیم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اور ایڈیکانگ ہمرکاب تھے۔ کالج مین حضور ممدوح کے استقبال کے لئے چند مسلمان رؤسا اور معززین جمع تھے۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے تقریباً سوا گھنٹہ کالج مین رہکر ہر ایک جماعت اور کل عمارت کا ملاحظہ کیا۔ اور حسن انتظام پر نہایت مسرت ظاہر کی۔ مگر جب اونکو یہ معلوم ہوا کہ اس سال امتحان انٹرنس کے ۴۵ امیدواروں مین سے فقط ۴ کامیاب ہوئے ہین تو کمال تعجب ظاہر کر کے دریافت فرمایا کہ اس قدر کمی کی کیا کوئی اس سال خاص وجہ ہے۔ جسپر عرض کیا گیا کہ اسبارہ مین عنقریب انجمن خاص طور پر ایک یادداشت حضور ممدوح کی خدمت مین ارسال کرے گی نواب ممدوح حسن اخلاق سے سبکو اپنا گرویدہ بنا گئے۔ لیکن اگر وہ انجمن کی فنڈ کی امداد کے لئے نہ سہی کم از کم خورد سال بچون کی جماعتون کو جیب خاص سے کچھہ عطا فرما جاتے تو اونکے منصب جلیلہ کے لئے شاید زیادہ مناسب ہوتا۔ +

مہاراجہ کشمیر ۱۷ مئی کو جمون سے رخصت ہوکر براہ مری دوبارہ مولا ۲۱ کو سرینگر وارد ہون گے داخلہ پبلک ہوگا۔ مہاراجہ کے سرگباش والد ہمیشہ اپنے ہی علاقہ کی سڑک اودہم پور اسلام آباد کے راستہ سری نگر جایا کرتے تھے۔ +

ہندوستان کی ریلون کی آمدنی برابر کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یکم اپریل ۱۸۹۷ء سے ۲۴ اپریل ۹۷ء تک سالگذشتہ کی انہی دنون کے مقابلہ مین ۲۶ لاکھہ کی کمی ہوئی۔ +

کلکتہ کی سنٹرل کمیٹی امداد قحط زدگان ہند نے تجویز کی تھی کہ چند دن سے جو روپیہ اس وقت فراہم ہوا ہے اوس مین سے تیس لاکھہ روپیہ محفوظ رکھہ لیا جاوے کہ اگر خدانخواستہ اس برس بھی موقعہ پر بارش نہو تو اوس وقت یہ روپیہ کام آوے۔ مگر یہ تجویز کثرت رائے سے مسترد کر دیگئی۔ اور قرار دیا گیا کہ موجودہ قحط کے لئے جو روپیہ جمع ہوا ہے وہ اسپر ہی خرچ ہو۔ اگر پھر قحط پڑے تو اوسکے لئے نئے سرے سے امداد کی درخواست کیجائے۔ +

بنگال کی پچھلی تین فصلون کی مجموعی پیداوار ایک معمولی فصل کی اوسط پیداوار کے نصف کے برابر نہین ہوئی۔ قحط فنڈ کمیٹی کا منشا ہے کہ بنگال کو اب اور زیادہ امداد نہ دیجائے۔ یہ فنڈ غالباً ایک کروڑ تیس لاکھہ روپیہ ہو جائے گا۔ +

اجمیر کے انگریزی اخبار راجپوتانہ مالوہ ٹائمز کے ایڈیٹر اور مالک کی اپیل کمشنر صاحب اجمیر کے روبرو پیش ہوئی۔ قیدیون اور بابو کنتی چندر مکرجی وزیر اعظم جے پور کی طرف سے لائق وکلا پیروی کرتے تھے۔ عدالت نے ابھی فیصلہ نہین سنایا۔ ۲۲ مئی کو سنایا جائیگا۔ ایڈیٹر و مالک جیل مین ہین۔ +

امیر صاحب کے علاقہ متائی سے فوج واپس بلا لینے کی سرکاری طور پر تصدیق ہوگئی ہے۔ اور یہ واپسی اس امر کا ثبوت ہے کہ امیر صاحب نے اوس سرحد کو جو مسٹر اڈنی اور سپہ سالار افغانستان نے زبانی طور پر طے کی تھی منظور کر لیا ہے۔ +

گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ سیام کو محکمہ جنگلات کے انتظام کے لئے تین یورپین افسرون کی خدمات مستعار دی ہین۔ ایک انگریز افسر ۱۸ مئی سے پہلے سے وہان موجود ہے۔

ہندوستان مین سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۸۹۷ء مین سال ماسبق کی نسبت ۲½ کروڑ کا مال زیادہ درآمد ہوا اور ۹½ کروڑ کا کم گیا ہے۔ درآمد مین زیادتی پارچات اور سامان ریلوے مین ہوئی اور برآمد کی کمی زیادہ تر غلہ مین۔ +

سندھ سے ابھی تک پنجاب اور ممالک مغربی شمالی کو غلہ بدستور چلا آ رہا ہے۔ ان دونون صوبون مین فصل پختہ ہوکر اکثر مقامات مین غلہ نکال لئے جانے پر بھی اس الٹی گنگا کا بہتا رہنا اچھا اثر نہین بتلاتا

ملک احمد خان لوانہ معطل شدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب پر پہلے مقدمہ قتل موضع کلر مین چار ہزار روپیہ رشوت لینے کے الزام مین فرد قرارداد جرم لگا دیگئی ہے۔ دوسرے مقدمہ جسمین بیان کیا گیا تھا کہ ملک مذکور نے مسمی دت مل سے ۳۶۲ روپیہ رشوت یا قرض لئے خارج کیا گیا ہے۔ تیسرا مقدمہ جسمین آٹھہ سو روپیہ رشوت لینا بیان کیا جاتا ہے ابھی دائر ہے۔

جزیرہ لنکا مین یکم مئی سے تار کی محصول مین تخفیف کر دیگئی ہے۔ اب پتہ کے علاوہ آٹھہ الفاظ کی بابت آٹھہ آنون کی بجائے ۴ لئے جاتے ہین۔ +

گورنمنٹ ہند نے تمام لوکل گورنمنٹون کو اطلاع دی ہے کہ تمام ایڈرس جو ہندوستان کی مختلف قومون اور فرقون کی طرف سے موصول ہونگے وہ انگلستان روانہ کئے جاوینگے۔ جو جماعت ڈیپوٹیشن نہ بھیجنا چاہے وہ لوکل گورنمنٹ کی معرفت اپنا ایڈرس بھیج سکتی ہے۔ اور جو ڈیپوٹیشن بھیجین وہ اُس مین چھہ سے زیادہ آدمی شامل نہ کرین۔ لاہور کی ہندو کمیٹی نے اس غرض کے لئے چالیس ممبر نامزد کئے تھے۔ نواب لیفٹنٹ گورنر ۱۲ جون کو شملہ ٹون ہال مین ان ڈیپوٹیشنون سے ملاقی ہونگے۔ +

جنوبی افریقہ کو فوج بھیجنے کے لئے آخر کار یہان حکم موصول ہوگیا ہے۔ لیکن ہمراہ دست صرف چھہ سات سو گورہ فوج ۱۷ مئی کو بمبئی سے بھیجی جائے گی جو ۵ جون کو کیپ ٹون پہونچے گی۔ +

ممالک مغربی شمالی کی کمیٹی امداد قحط زدگان کو خود اپنے صوبہ کے چند دن سے چار لاکھہ سے زیادہ رقم وصول ہوئی ہے اور پنجاب کی پراونشل کمیٹی کو تقریباً پانچ لاکھہ۔ مسٹر جیمز کے پنجاب تشریف لانیکا یہ فائدہ ہوا ہے کہ کلکتہ کی سنٹرل کمیٹی نے جو ۱۱ لاکھہ کے مطالبہ کے جواب مین فقط ۴½ لاکھہ روپیہ کی امداد دیکر اور امداد دینے سے انکار کر دیا تھا۔ مزید چار لاکھہ روپیہ پنجاب پراونشل کمیٹی کو دینا منظور کیا ہے۔ کمیٹی نے مکرر اندازہ کر کے ۳ لاکھہ روپیہ کا تخمینہ کیا تھا۔ اس ساڑھے آٹھہ لاکھہ روپیہ کی رقم مین سے کاشتکارون کو مویشی اور تخم لے دینے کے لئے فقط چار لاکھہ روپیہ بچین گے۔ حالانکہ اکیلے ضلع حصار کے لئے تین لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ کی ضرورت ظاہر کیگئی تھی۔ اور باوجودیکہ کئی اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان نے کمال ہمدردی سے اپنے اپنے علاقون کے کاشتکارونکو مستغنی قرار دیکر کوئی امداد نہین مانگی تھی۔ پھر بھی کل پنجاب کے لئے ۹ لاکھہ ۱۴ ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا تھا۔ سنٹرل کمیٹی کے ۴ لاکھہ روپیہ مین ۳ لاکھہ روپیہ پراونشل کمیٹی اس مد کے لئے شامل کریگی اور باقیماندہ ۳ لاکھہ ۱۴ ہزار کی کمی اسطرح سے پوری کیجائیگی کہ مستحق امداد اضلاع کے اندازون مین رسد کمی کر دیجاویگی +

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام انگریزی مڈل سکولون کے ہیڈ ماسٹرون کو اطلاع دی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہاسپٹل اسسٹنٹی کی جماعت کیلئے وظائیف کی تعداد بڑھادی ہے۔ تاکہ زیادہ لڑکے شامل ہوسکین۔ اس جماعت مین مڈل پاس داخل ہوسکتے ہین۔ ہیڈ ماسٹر لڑکون کو شمولیت کی ترغیب دین ✣

بنگال کے لفٹنٹ گورنر کو انکے ڈاکٹرون نے چھ مہینے کی رخصت لینے کی صلاح دی ہے۔ صاحب ہوصوف جون کے اخیر مین ولایت جائینگے اور سر ڈبران صاحب ممبر وائسرائے کونسل کے قائمقام ہونگے ✣

کشمیر مین لکھنؤ کے جس ڈوگی افسر کی نسبت شک ہوا تھا کہ وہ برف کے نیچے دب کر مر گیا ہے اوس نے لکھنؤ سے خط لکھا ہے کہ مین بخیریت ہون۔ کوئی اور مرا ہوگا۔ اب خیال ہو کہ کوئی انگریز نہین مرا۔ فقط غریب ٹیلیون کی ہی اجل آئی ہوئی تھی ✣

مولوی فضل دین صاحب وکیل کے استغاثہ ازالۂ حیثیت عرفی مین مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر نے پنڈت گوپی ناتھ مالک اخبار ارجن و اخبار عام کو تین سو روپیہ جرمانہ کیا اس مین سے سو روپیہ بطور معاوضہ مولوی صاحب کو دلائے گئے ہین ✣

لاہور کے مشہور یورپین بیرسٹر مسٹر گرے نے ایک یورپین عورت پر ازالۂ حیثیت عرفی اور الزام استحصال بالجبر کا دعوی کیا ہے۔ مقدمہ مسٹر وگفیلڈ اسسٹنٹ کمشنر کے سپرد ہوا ہے پہلی پیشی اتوار کو ہوئی ✣

مدراس کے اضلاع دکن مین مویشی کو فاقہ سے محفوظ کرنے کیلئے چراگاہون وغیرہ اور اون کیلئے چارہ کی فراہمی کا انتظام کیا گیا ہے ✣

بنگال کے لیگل ریمبرینسر (شیرقانونی) نے لوکل گورنمنٹ کو آگاہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیان شوارع عام کو کسی صورت مین بروئے قانون بند نہین کرسکتین ✣

پروفیسر کوچ کو گورنمنٹ جرمنی نے بذریعہ تار حکم دیا ہے کہ وہ ہندوستان مین رہکر وبائے مویشی کی متعلق تحقیقات اور تجربہ کرتا رہی۔ وہ غالباً عنقریب بمبئی سے بنگال کو روانہ ہونگے ✣

مدراس مین امدادی کاموں کے مزدورون کی تعداد مین دن بدن زیادہ اضافہ ہو رہا ہے پچھلی ہفتہ دو لاکھ ۳۲ ہزار مزدور تھے اس ہفتہ دو لاکھ ۶۵ ہزار ہوگئے۔ انمین سے دو لاکھ ۱۹ ہزار مزدور۔ ۱۶ ہزار سرکاری وچی خانون سے طعام لینے والے اور پندرہ ہزار غلہ اور پانیوالے ہین۔ غلہ کا نرخ ہر جگہ گران اور اور زیادہ مہنگا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اثار نہایت ہولناک ہین ✣

مدراس مین یادگار جوبلی کے متعلق جو کمیٹی قایم ہوئی تھی اسنے ولایت ڈیپوٹیشن نہ جانیکی حکم سے کھیجا بکثرت رائے فیصلہ کیا ہے کہ گورنر صاحب کو بھی نہ ملا جاوے۔ فقط ایڈریس انکو بھیجدیا جاوے ✣

بمبئی سے خبر موصول ہوئی ہے کہ انگریزی اخبار پنچ محال ٹائمز کا ایڈیٹر مسٹر جی ایس مقدم جو کانگرس کا مشہور زبردست حامی میونسپل کمشنر اور ڈفرین فنڈ کمیٹی سکول بورڈ کی لوکل شاخ کا پریسیڈنٹ بھی ہے پنچ محال کے کلکٹر کے وارنٹ پر بجرم جعلسازی اور دغا بمقام گودھرا گرفتار کیا گیا ہے ✣

درہ خیبر کے محصول گذر کی آمدنی امیر صاحب کی سختگیری کی وجہ سے دن بدن کم ہوتی چلی جارہی ہے ۱۸۹۴-۹۵ء مین ۵۵ ہزار ۶ سو روپیہ ۱۸۹۵-۹۶ء مین ۵۱ ہزار ایک سو۔ اور ۱۸۹۶-۹۷ء مین ۴۶ ہزار ۵ سو روپیہ ہوئی۔ امیر صاحب نے ہند کے ساتھ تجارت کرنیوالون پر یہ سختی کرکے محصول لگا دیا ہے کہ اکثر تاجر اب درہ خیبر کی بجائے کرم یا مالاکھنڈ کے رستہ ہند مین داخل ہوتے ہین ✣

پچھلے ہفتہ آندہیون نے اکثر جگہ کی فصلون کو بالعموم اور آم کے درختون کو بالخصوص بہت نقصان پہنچایا ✣

شہر سرینگر (کشمیر) چیف کورٹ کا ایک سب جج رشوت کے الزام مین معطل کیا گیا ہے۔ مظفر نگر کا وزیر وزارت بھی خزانہ ریاست سے چالیس روپیہ کے عوض انگریزی روپیہ دینے کے جرم مین معطل کیا گیا ہے ✣

بمبئی کی ایک متمول پارسی خاتون بائی موتلی بائی داویا اپنے متوفی بیٹے نوشیروان جی جہانگیر داویا کی یادگار قایم کرنیکے لیے کسی خیراتی کام مین پانچ لاکھ روپیہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ✣

ورہا رہ سورکلکتہ کو ایک انجینر بھیجنے والا ہے کہ جس موقع پر لارڈ مرحوم کی لاش جلائی گئی تھی وہان کوئی یادگار بنائی جاوے ✣

پروفیسر ناکن کی رائے ہو کہ طاعون کا کیڑا اون۔ کپاس اور ٹاٹ مین چھ دن سے زیادہ عرصہ زندہ نہین رہسکتا ✣

اسلامی خبرین

مدراس مین کریٹ کے مظلوم مسلمانون کے لیے چندہ جمع ہو رہا ہے ✣

گوجرانوالہ مین عید کی نماز کے بعد عیدگاہ مین جمیع مسلمانان نے حضرت امیرالمومنین سلطان المعظم کی فتح و نصرت کی دعا مانگی۔ اس سے اگلے روز جمعہ کے دن مولوی محمد نظیر حسین صاحب امام مسجد جامع نے برائے امداد مسلمانان کریٹ آرمینیا چندہ کی فہرست کھولی اور نہایت ہی خوش اسلوبی سے غرض چندہ مسلمانون کو سمجھا دی چنانچہ اسی وقت کچھ رقم جمع بھی ہوگئی۔ آئندہ بہت کچھ کامیابی کی امید ہے ✣

کانپور مین بروز عید پچیس ہزار نمازیون نے عیدگاہ مین نماز سے پہلے اور بعد نماز اور بخطبہ کے سلطان المعظم کی فتح و نصرت کیلئے دعا مانگی ✣ ✣ ✣

چوتھی صف آراء رجمنٹ کی پہلی پلٹن کے کمانیر ہین مامور کیئے گئے ہین سابقہ افسر امین پاشا قسطنطنیہ واپس چلے گئے ہین ۔

کریٹ کے بندرگاہ کساموکی مہاجر مسلمان سمرنا کو بھیجدیئے گئے ہین ۔

مگیر قسطنطین ٹرکی کے یونانیون کے بطریق اعظم مقرر ہوئے ہین تقرری کے بعد ۱۹ اپریل کو وہ اظہار خلوص و عبودیت کیلئے بارگاہ امیر المومنین مین حاضر ہوئے اور شرف قدمبوسی حاصل کیا ۔

باب عالی نے ۱۷ اپریل کو اعلان جنگ کرنیکے ساتھ ہی اپنے سفیر متعینہ ایتھنز عاصم بے کو واپس آجانیکا حکم بھیجدیا اور یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو پروانہ راہداری عطاء فرماکر تمام یونانی رعایا مقیمہ ٹرکی کو پندرہ دن کے اندر ممالک محروسہ سے نکلجانے کی مہلت دی ۔ اور ٹرکی رعایا مقیمہ یونان کو بھی اس عرصہ مین واپس آجانے کا حکم دیا گیا ۔

جو یونانی رعایا اس میعاد مین نہ نکلی ہوگی وہ آئندہ ٹرکی رعایا متصور ہوگی ۔ باب عالی نے بروئے قانون بین الاقوام و حقوق شاہانہ اپنے خراج گذار صوبجات مصر اور بلگیریا کو بھی ایسا ہی کرنیکا حکم دیا ۔ چنانچہ گورنمنٹ مصر نے یونانی قونصل جنرل کو فی الفور اطلاع دیدی کہ یونان اور مصر کے سفارتی تعلقات منقطع ہوگئے ہین ۔ مگر لارڈ کرومر اور دیگر انگریزی عہدہ دارون کے دباؤ کی وجہ سے یونانی رعایا کو جس کی تعداد مصر مین ایک لاکھ بیس ہزار کے قریب ہے مصر سے نکلنے کا حکم نہین دیا گیا ۔ بلگیریا کی نسبت ریوٹر نے ایک دفعہ تار دی تھی کہ اسنے حکم کی تعمیل نہین کی ۔ لیکن جب تک ولایتی اخبارات سے مفصل حالات معلوم نہ ہون ۔ اس تار پر اعتبار نہین ہوسکتا ۔ مصری گورنمنٹ نے جنگ کے شروع ہوتے ہی مصری کمپنی جہاز رانی موسومہ محروسہ اور دیگر مصری جہازات کا بحیرہ مجمع الجزائر اور لیوانٹ کو آنا جانا تا اختتام جنگ بند کردینا مناسب سمجھکر آمد و رفت کی ممانعت کردی ہے ۔ کیونکہ یونانیون کو مصری جہازون کے گرفتار کرلینے کا حق حاصل ہے ۔

میدان جنگ سے ۲۰ اپریل تک جو خبرین ٹرکی کمانڈرون نے باب عالی کو روانہ کین اونکا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔

مارشل احمد حفظی پاشا کمانڈر افواج قاہرہ مقیمہ جنینا نے ۱۹ اپریل کو یہ مراسلہ ارسال کیا ۔ امیر المومنین کے اقبال خداداد کی امداد سے بندر پریویسا کے قلعون نے تیرہ یونانی جنگی جہازون کی گولہ باری کا ترکی بہ ترکی جواب دیا ۔ ان جہازون مین سے سات جزیرہ سنٹا مارا سے اور باقیماندہ خلیج آرٹا سے آئے تھے قلعجات حمیدیہ اور نئی قلعہ کی پندرہ سنٹی میٹر (چھ انچ) قطر کی توپون کے تین گولے دو یونانی آہن پوشون کو لگے ۔ ان جہازون کو گولون سے جو نقصان پہونچا اوسکی مقدار معلوم نہین ہوئی مگر اس کے بعد یونانی بیڑہ پیچھے ہٹ گیا ۔ اور منتشر ہوکر مختلف مقامات کو چلا گیا ۔ اس سخت معرکہ مین خدا کے فضل سے ہماری طرف کوئی نقصان نہ ہوا ۔

مارشل ادہم پاشا کمانڈر افواج مقیمہ الاصونا نے ۱۹ اپریل کو حسب ذیل تار روانہ کی ۔

خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیون پر نمایان فتوحات پائی ہین ۔ مقام ٹرنوا کے مقابل جو یونانیون کے مورچے تھے وہ فتح کرلیئے گئے ہین ۔ اور ترکی افواج آگے کو بڑھ رہی ہین اور مین عنقریب فتح کی خبر ارسال کرونگا ۔ افواج قاہرہ کی شجاعت نے دشمنون کے چھکے چھوڑا دیئے ہین ۔ انہون نے اپنے مقامات کو خالی چھوڑنا اور پیچھے ہٹنا شروع کردیا ہے ۔ بمقام باچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا ۔ اور دو رائفلین بمعہ سنگین اور تیس صندوق سامان جنگ کے ہمارے ہاتھ آئے ۔ کوہ دارا شکوہ کی چوٹی جسپر غنیم قابض ہوگیا تھا پھر فتح کرلیگئی ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل ہمکو اور بھی نمایان فتح حاصل ہوگی ۔ درہ ملونا اور گریزوا کی لڑائی مین ۲۴ ہزار ترکی فوج شریک تھی ۔ یونانیونکی تعداد ۳۵ ہزار تھی ۔ مقام ٹرنسووا جس کے فتح ہونیکی تاریخ ریوٹر نے ۲۴ یا ۲۵ اپریل بتائی تھی ۲۰ اپریل کو فتح ہوگیا تھا ۔

عثمانیہ بیڑہ جہازات جو ۲۲ مارچ کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوا تھا چند دن آبنائے ڈارڈنیلز کے قریب مشق کرتا رہا ۔ اور اپریل کے تیسرے ہفتہ مین وہان سے روانہ ہوکر جزیرہ لمنوس کو گیا ۔ اوس کے کپتانون کو حکم دیا گیا ہے کہ سواحل یونان کے قریب ترکی ساحل کی حفاظت کیلئے گشت کرتے رہین ۔

دوسرا بیڑہ جیسا کہ ہمنے پچھلے ہفتہ لکھا تھا دس اپریل کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوا بلکہ بیس اپریل کی شام کو بندرگاہ گولڈن ہارن (شاخ زرین) سے رخصت ہوا ۔ اس مین مندرجہ ذیل جہاز شامل ہین ۔

آہن پوش جنگی جہاز ارخانیہ ۔ دو آہن پوش کاروٹ (چھوٹی قسم کے جہاز) موسومہ حفظ الرحمن و منصورہ ۔ چار مسلح کروزر قسم کے جہازات باربرداری موسومہ حدیدہ ۔ اوانا ۔ مکہ و مدینہ اور آٹھ تارپیڈو جہاز

قسطنطنیہ سے دو کوہی باتریان اور سامان حرب کی مقدار عظیم ۱۹ اپریل کو بذریعہ سپیشل ٹرین صوبہ اپائرس کی فوج کے لیئے روانہ کیگئی ۔ مرادلی کے سٹیشن سے سولہ سو ردیف فوج ۱۸ و ۱۹ اپریل کو سرحد کی طرف روانہ ہوئی ۔ اعلیٰ حضرت امیر المومنین نے جنینا کی فوج کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے صوبہ کسووا (سرحد سرویا کے قریب واقع ہے) مین مجاہدین کو بھرتی کرنیکے لیئے بمقام طاش لیجا کمیشن قائم کیگئی ہے ۔ عاصم بے ترکی سفیر ۲۰ اپریل کو قسطنطنیہ واپس پہونچگئے ۔ اورینٹل ریلوے لائینون (یوروپین ٹرکی کی ریلوے لائینون کا نام) کے مینجر ایم گروشوز اور اوسکی پرائیویٹ سکرٹری لائینون کا ملاحظہ اور فوج و سامان جنگ کی بسرعت روانگی کا انتظام کرنیکے لیئے ۱۹ اپریل کو سالونیکا اور مناسطر کو روانہ ہوئے ۔

روس کے تمام اخبارات یونان کی شورہ پشتی سے ناراض ہوکر گورنمنٹ کو صلاح دے رہے ہین کہ اس طفل نادان کو ایسا سبق دلایا جاوے جو اسے جلد فراموش نہ ہوسکے ۔ باقاعدہ جنگ شروع ہونیسے پہلے بھی یونانیون کے ترکی علاقہ پر حملہ آور ہونے اور ترکی گورنمنٹ اور فوج کے عرصہ مدید تک صبر کرتے رہنے سے بعض ایسے روسی اخبار بھی جو پہلے یونان کی طرفداری کرتے تھے اب اوس کو سخت مطعون کررہے ہین ۔

۱۸۷۷-۷۸ء کے جنگ روم و روس کے وقت ترکی مجروحین کے علاج معالجہ اور آسائش کیلئے روپیہ بہم پہونچانیکے لیئے جو کمیٹی قسطنطنیہ مین قائم ہوئی تھی اوس کے پاس اوس وقت تقریباً نو ہزار پونڈ اور ادویہ وغیرہ کے سامان ہسپتالی کی مقدار عظیم بچ رہی تھی ۔ موجودہ جنگ کے شروع ہوتے ہی کمیٹی مذکور کے اون ممبرون نے جو ابھی تک زندہ تھے جلسہ کرکے سامان تو فی الفور گورنمنٹ کی سپرد کردیا اور روپیہ کے دینے کا فیصلہ دوسرے جلسہ پر ملتوی رکھا ۔

اس جلسہ مین نہ صرف جمع شدہ روپیہ کا دیا جانا منظور ہوا بلکہ مجروحین کی امداد کیلئے فراہمی چندہ کی کارروائی بھی باقاعدہ شروع کردیگئی ۔ چنانچہ ممالک محروسہ عثمانیہ اور مصر کے نہ صرف مسلمان جو لاکھون روپیہ حال ہی مین عساکر ردیف کی درستی اور مظلومان کریٹ وغیرہ کی دستگیری کیلئے دیچکے اور ابھی برابر دے رہے ہین بلکہ عیسائی بھی بڑی فراخ حوصلگی سے چندہ دے رہے ہین ۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے عثمانیہ بنک نے جس کے مالک تقریباً عیسائی ہین عساکر عثمانیہ کے مجروحین کیلئے الاسونا یا سرحد کے کسی دوسرے مقام مین جسے گورنمنٹ پسند کرے اپنے خرچ سے ہسپتال قائم کرنیکی درخواست کی جس کو محکمہ جنگی نے باجازت امیر المومنین بڑے شکریہ کے ساتھ منظور کرلیا ۔ اس ہسپتال کے انچارج (مہتمم) ڈاکٹر لارڈی مقرر کیئے گئے ہین جو ممتاز جراح ہی نہین بلکہ گولیون کے زخمون کے مداوا مین ید طولیٰ رکھتے ہین ۔ مصر مین عساکر ردیف کیلئے جس قدر چندہ جمع ہورہا ہے اوس کی کارروائی ہفتہ وار درج کردیجاتی ہے ۔ اب وہان بسرپرستی خدیو المعظم اور بزیر صدارت جناب غازی احمد مختار پاشا امداد مجروحین کیلئے بھی چندہ کا فنڈ کھولا گیا ہے ۔

عثمانیہ سفیر متعینہ دربار سینٹ پیٹرزبرگ نے اپریل کے شروع مین کونٹ مورا ردیف جدید روسی وزیر صیغہ خارجیہ کو نہایت پرتکلف دعوت دی جس مین تیس کے قریب سفرائے ممالک غیر اور دیگر معززین بھی مدعو کیئے گئے ۔

قسطنطنیہ کے بندرگاہ مین ۱۲ لغایت ۱۸ اپریل کے ہفتہ مین ۷۵ تجارتی جہاز داخل اور ۳۴ روانہ ہوئے ۔

اعلیٰ حضرت امیر المومنین ۱۷ اپریل کو بروز جمعہ دوگانہ اداء فرمانیکے لیئے حسب معمول کشادہ گاڑی مین رونق افروز ہوکر جامع حمیدیہ کو تشریف لیگئے ۔ جاتی دفعہ غازی عثمان پاشا ہمراہ تھے ۔ واپسی کیوقت تنہا تشریف لائے ۔

قسطنطنیہ مین روٹی کا نرخ سرکاری طور پر مقرر کیا جاتا ہے چنانچہ اب غلہ ارزان ہوجانے کی وجہ سے ۱۳ اپریل سے روٹی کی قیمت مین تقریباً چھٹا حصہ کمی کردیگئی ہے ۔

اعلیحضرت امیر المومنین نے بریگیڈیر جنرل سعید پاشا افسر محکمہ کمسیریٹ کو طبقہ مجیدیہ کا اعلیٰ اور اسی محکمہ کے دوسرے افسر بریگیڈیر جنرل نصرت پاشا کو دوسرے درجہ کا تمغہ اور کریٹ کے جنگی سٹاف کے افسر میجر حسن آفندی کو تیسرے درجہ کا تمغہ عطاء فرمایا ۔

ٹرکی کی فوجی اور بحری تیاریون کے متعلق ۲۰ اپریل تک یہ حالات معلوم ہوئے ہین۔

۱۳ اپریل۔ اناطولیہ کی ردیف فوج کی طلبی منسوخ کیئے جانے کے بعد اب پھر بحال کیگئی ہے اور فوجون کا جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ بلکہ صلح قرہ حصار کی پلٹنین ۱۳ اپریل کو اسمد بھی پہونچگئی ہین۔ جہاز طائف ۱۵ فوجی اور بحری ردیف لیکر قسطنطنیہ پہنچا۔ بندرگیر نیا کی رہنے والی ۱۵ کمپنیان جنگ کی مقدار مائی عظیم الاصونا کو روانہ کیگئی ہین سب سے آخر مارٹنی رائفلون کی دس لاکھ کارتوسون کی ایکھیپ ۲۰ صندوقون مین بھیجی گئی۔ شمالی البانیا کے باشندون نے بطور مجاہدین شریک جنگ ہونے کی درخواست کی ہے۔ اور بمقام طاش لیجا سرپر آوردہ البانی والنٹیرون کی جماعت تیار کر رہے ہین۔

مقامات پرستیا اور کیلان کی ردیف فوجین سب طرح سے لیس ہوکر سرحد کو بھیجی گئی ہین۔ جنینا مین ۳۲ پلٹنین مقیم ہین۔ حکم دیا گیا ہے کہ ہر پلٹن مین ایک ہزار سپاہی کیئے جاوین چنانچہ اسغرض کیلئے تیسرے ۱۰ ردیف آٹھ ہزار ردیف طلب کیئے گئے ہین

جرنیل وان گرسبو پاشا (جرمن) اتالیق توپ خانہ آج شام کو ترکی توپ خانون اور عثمانیہ افواج کے معائنہ کیلئے سرحد کو روانہ ہوا۔ اور امیر البحر کالو دم ہونی پاشا (جرمن) ایڈیکانگ اعلیٰ حضرت کل سالونیکا کو گیا۔ ایک سپیشل ٹرین سب کے گولون کے ڈیڑھ سو صندوق۔ اسمرنا آفیلون کے کارتوسون کے پانچہزار صندوق اور ایک لاکھ کیلو گرام ڈیڑھ سیر بسکٹ قسطنطنیہ سے لیکر سالونیکا پہونچے۔

۱۴ اپریل۔ کل اسٹیشن سرکجی (قسطنطنیہ کا ایک سٹیشن) سے بارہ توپین اور ایک صندوق گولہ بارود کا سرحد کو روانہ کیا گیا۔ چیچک سے محفوظ رکھنے والی چیپ کا مادہ بیشمار نلیون مین بھر کر الاصونا کو بھیجا گیا ہے۔ سرعسکر نے سرحد پر سات ہزار خیمونکی روانگی کا انتظام کیا ہے۔ شاہی کارخانہ پارچہ بافی سرحد پر جمع شدہ سپاہیونکی وردیون کیلئے ۱۱ ہزار گز کپڑا تیار کر رہا ہے۔

۱۷ اپریل۔ اسمہ مین ہر روز اناطولیہ سے فوجین پہونچ رہی ہین جو فوراً جہازون پر سوار کرا کر روڈوسٹو کو بھیجی جاتی ہین۔ قرہ حصار اور آق شہر کی دو پلٹنین پندرہ اپریل کو جہاز علی صایب پاشا پر اسمہ سے سوار کرا کر روڈوسٹو روانہ کیگئی۔ پندرہ کو مقامات سندوجی اور الواز کی پلٹنین اسمہ پہونچین۔ یہ پلٹن اور گھوڑون کی ایک مقدار جہاز شوکت پر سوار ہوکر مقامات سپارٹا۔ بوردور۔ سیدلی اور دیگر قصبات صلح قرہ حصار کی پلٹنین بالکل تیار ہوگئی ہین۔ اور اب سرحد کی طرف جانیکا حکم ملنے کا انتظار کر رہی ہین۔ مخصوصیہ کمپنی کا جہاز طائف ۴۹۶ ردیف لیکر جو بحیرہ اسود کے مختلف بنادر سے سوار کئے گئے۔ ۱۴ اپریل کو قسطنطنیہ پہونچا۔ اسی تاریخ ایک سو گھوڑے سرکجی سے بذریعہ ریل سالونیکا بھیجے گئے۔ اور سولہ اپریل کو ڈیڑھ لاکھ کیلو گرام (یعنے سوا دو لاکھ پونڈ) بسکٹ۔ اعلیٰ حضرت امیر المومنین نے اکثر مجاہدین کو شرکت جنگ کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ وہ عنقریب مقامات مقررہ پر جمع ہوکر یونانی سرحد کو روانہ ہوجائینگے۔ ۱۳ اپریل کو مقام مرادلی کی نئی بارک کی باقاعدہ رسم افتتاح ادا کی گئی۔ یہ بارکین اون فوجون کے لیئے تیار کی گئی ہین جو فی الفور ریل پر سوار نہین ہوسکتین +

جنگی ضلع بندارمہ کے مقامات اوری میہ۔ کیسبو۔ اندرمہ۔ کونان۔ بالتصر۔ مندریگہ پر گامہی اور دیملی کی ردیف پلٹنین ماسر مینگزین رائفل کا استعمال سیکھنے کے لیئے طلب کیگئی ہین۔ انکے لیئے ۹ ہزار رائفلین بندارمہ کو بھیجی گئی ہین۔ لڑائی سے پہلے سات لاکھ ماسر مینگزین رائفلین گودام مین جمع تھین۔ سالونیکا مین اس وقت ۱۶ ردیف پلٹنین جمع ہین۔ نکوسی پاشا (عیسائی) انسپکٹر جنرل حفظان صحت نے صدر مقام الاصونا مین پہونچکر فوجی ہسپتالون اور قیامگاہون کا معائنہ شروع کر دیا ہے۔

بریگیڈیر جنرل حسن پاشا جو ادالیہ (ولایت اناطولیہ) کی ردیف فوج کے کمانیر ہین۔ اپنے بریگیڈ کی کمان لینے کے لیئے سالونیکا سے سرحد کو روانہ ہوگئے ہین۔ دوسرے بریگیڈیر جنرل غالب پاشا جو دمشق سے سالونیکا آئے الاصونا کو چلدیئے ہین +

(بحری تیاریان)

دوسرے بیڑہ مین جو نار پیڈو جہاز شامل کیئے گئے ہین انکا ۱۳ اپریل کو آزمایشی امتحان لیا گیا جس مین وہ کامل اترے۔ بار برداری کا جہاز موسومہ اشجاعیہ بھی ٹھیک نکلا۔ جہاز بار برداری موسومہ قیصریہ ۱۲ اپریل کو پہلے بیڑہ کے سرکردہ آہن پوش معاونہ کیلئے گولہ بارود کے ۲۲ صندوق لیکر بحیرہ روم کو روانہ ہوا۔ ۱۲ اپریل کو حسن وہبی پاشا کمانیر بیڑہ اول کو حکم بھیجا گیا کہ نگار اسے جزیرہ لمپاکوس کو جائے۔ مزید احکام جاری ہونتک جہازات مشکل سے مشکل جنگی اور توپ خانہ کی مشق کرین گے۔ جو تین جنگی جہاز بحیرہ مجمع الجزایر مین نگرانی کر رہے تھے وہ بھی ۱۳ اپریل کو ڈارڈنیلز مین بیڑہ مذکور کو آملے۔

۱۴ اپریل۔ دوسرے جنگی بیڑہ کے سرکردہ جہاز ارخانیہ پر دریائی سفر کے لیئے کوئلہ لادا گیا۔ اور وہ اب سمندر کے لیئے بالکل تیار ہے۔ جہاز حفظ الرحمن کا جنگی سامان آج مکمل ہوجائیگا۔ چار جلد چلنے والی نار ڈن فلٹ توپین کل اسپر چڑھائی گئین۔ تار پیڈو جہاز طاہر اور طیارہ خوبی مرمت ہوکر کل مرمت گاہ سے باہر نکلے اور اب اون پر جنگی سامان چڑھایا جارہا ہے

۱۷ اپریل۔ لفٹنٹ سرمد آفندی جو تار پیڈو بیڑہ متعینہ بحیرہ روم کے کمانیر تھے۔ جہاز مسعودیہ کا نایب کمانڈر مقرر کئے گئے ہین۔ تار پیڈو جہاز ولیم اور وسیلہ نصرت چودہ اپریل کو ڈارڈنیلز سے گولڈن ہارن کو واپس آئے۔ ویس ایڈمیرل ہونی پاشا ۱۱ اپریل کو ڈارڈنیلز پہونچے۔ جہان سے وہ فی الفور جنگی بیڑہ مین شامل ہونیکے لیئے خلیج بیکا کو جائینگے +

غازی احمد مختار پاشا نے مظلومین کریٹ کیلئے مصر مین پانسو پونڈ فراہم کیئے ہین +

آیشیائی کوچک مین اس سال فصل نہایت عمدہ ہے۔ انیون کی فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہے +

قسطنطنیہ کی ٹریمے کمپنی کو ۱۸۹۶ء مین ۶۴ ہزار پونڈ آمدنی ہوئی بہ ۱۸۹۵ء مین ۷۳ ہزار ۶ سو پونڈ ہوئی تھی بہ ۱۸۹۶ء مین خالص منافعہ ۱۲۳۷۲ پونڈ ہوا +

ترکی کونسل وزرا نے دیہات وجلہ کو جہاز رانی کے قابل بنانے اور آبپاشی کیلئے اوس سے کٹی نہرین نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اس کام کیلئے عنقریب کئی انجنیر روانہ کئے جاوینگے +

سمرنا۔ ایڈین ریلوے کو ہفتہ منتہیہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۷ء مین ۵۲۷۷ پونڈ آمدنی ہوئی بہ سالِ ماقبل کے اسی ہفتہ مین ۳۹۷۷ پونڈ ہوئی تھی +

قاہرہ کی صدر کمیٹی فراہمی چندہ کو عساکر ردیف عثمانیہ کے لیئے ۲۲ اپریل تک ۴۵۰۷۹ پونڈ مصری وصول ہوئے مجروحین کی امداد کیلئے جو انجمن قایم ہوئی ہے اوسکی کارروائی آیندہ ہفتہ مین درج کیجاویگی +

یونان اور روم مین جنگ چھڑ جانے کے باعث گورنمنٹ مصر نے یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانجات راہداری دیدیئے۔ مگر باب عالی نے جو فرمان اسمضمون کا صادر کیا تھا کہ تمام یونانی باشندگان مصر نکالدیئے جائین۔ اسپر نہین کہ اسکی تعمیل ہو۔ کیونکہ سوائے ٹرکی کے پرانے خیر خواہون اور اوس کا دم بھرنے والون کے عام لوگ یونانیون کا نکالا جانا پسند نہین کرتے کیونکہ اونکی تعداد پچاس ہزار سے زایدہ ہے اور انکے نکلجانے سے ملک کی تجارت عام طور پر کم وبیش رک جائیگی +

باب عالی نے بلگیریا کے نام فرمان صادر کیا ہے کہ بحیثیت باجگذار ریاست ٹرکی کے وہ یہان ریاست مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدے +

بکثرت بدچلن اور بدمعاش یونانی قسطنطنیہ مین آخر ہفتہ اپریل مین گرفتار کیئے گئے۔ دو یونانی جہاز بھی ڈارڈنیلز مین پکڑے گئے ہین جنپر غلہ لدا ہوا تھا +

ہلپاکہ واقعہ کریٹ) مین آخر ہفتہ اپریل مین ایک ترکی سپاہی نے ایک فرانسیسی سپاہی پر کئی گولیان چلائین جو ایک کنوے پر کچھ کپڑے دھونے جارہا تھا۔ باشی بزوقون نے جو چاقوؤن سے مسلح تھے ایک فرانسیسی سپاہی پر حملہ کیا اور اوس کو لوٹ لیا جو سوداکی سڑک پر جارہا تھا۔ فرانسیسی کونسل نے تحقیقات شروع کی ہے +

اسمعیل بے سول گورنر کریٹ نے انگریزی فوجکے نامناسب رویہ اور بدچلنی کی سخت شکایت کی ہے جو کریٹ مین مقیم ہے گورنر کریٹ اسمعیل بے کی دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کیئے گئے ہین۔ بدین مضمون کہ روم ویونان کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر جزیرہ سے چلے جائین۔ یہ طریق عمل کریٹ کی اندرونی خودمختاری کی تجویز کی تردید سمجھا جاتا ہے جو یورپین طاقتون کی تجویز ہے۔ یونانی سفارت پر سے نشان سلطنت اٹھا لیا گیا +

فرمایئں سو وٹ میں جلدین شہادتین وس ۱۰ حوالہ ضرور دین

جھوٹ دغا اور فریب کی لعنت

ہمارا یہہ ہرگز اصول نہیں کہ ہم اپنے اُن مہربانوں کے پرائیویٹ خطوط جنہوں نے ہماری ادویات کے استعمال سے آتشک۔ سوزاک ضعف باہ۔ نامردی۔ جریان۔ سرعت انزال و دیگر قبیح امراض سے مخلصی حاصل کی ہے بطور سرٹیفکیٹ مشتہر کریں کیونکہ یہہ ناشائستہ حرکت عقلاً ہی خلاف تہذیب نہیں بلکہ قانوناً بھی جرم ہے تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ مانع اس فعل کی ہے۔ ہمارے پاس صدہا اسناد موجود ہیں مگر انکا شائع کرنا ہم اپنے اور اپنے معزز مہربانوں کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ علاوہ بریں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جاہلوں اور نادانوں نے بھی (جو دواسازی کی علمیت سے بالکل بے بہرہ ہیں) رنگ آمیز باطل اشتہارات دیکر عوام الناس کو لوٹنے پر کمر باندھ رکھی ہے اور آفت رسیدہ مریض اسقدر خوف زدہ ہو چکے ہیں کہ وہ سچ اور جھوٹ کی تمیز نہیں کر سکتے اسلئے ہم پبلک کے اطمینان کے لئے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہماری ادویات سے کچھ فائدہ نہ ہو تو مندرجہ ذیل قسم تحریر کر کے قیمت بذریعہ منی آرڈر واپس لے لیں +

قسم کا مضمون

میں دُنیا کے خالق خدائے عزوجل کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی دوائی سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا اگر میں جھوٹ لکھتا ہوں تو خدا تعالےٰ مجھے دنیا میں تباہ اور آخرت میں رسوا کرے میں نے آپ کے حسب تحریر پرہیز اور ہدایت کے مطابق عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی +

(دستخط)

ہماری دوائیوں اور دواسازی کی نسبت ڈاکٹروں کی رائے کا خلاصہ

ڈاکٹر ای ایڈورڈ لیٹ سول سرجن بہادر امرتسر: - میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد امام الدین انگریزی ادویات کے کام جاننے میں بڑا لائق اور ماہر ہے اور اُسکی تمام ادویات اچھی اور خالص ہیں +

ڈاکٹر ڈی ایم سائگل ایم بی۔ اینڈ ایم۔ ایس یونیورسٹی آف ایڈنبرا (انگلینڈ) قیصری باغ امرتسر:- میں نے محمد امام الدین میں نسخوں کے صحیح بنانے اور صفائی کو ملحوظ رکھنے اور دواسازی کی لیاقت پوری پوری دیکھی نیز محمد امام الدین نے مجھے کہا کہ اسکی چند ادویات بہت سی بیماریوں کے واسطے اپنی تیار کردہ ہیں اور مجھے اُسنے یہہ بھی بتلایا کہ کن کن اجزاء اور کس کس طرح بنائی جاتی ہیں۔ میں نے ان اجزاء کو معلوم کر کے اپنی پوری پوری تسلی کر لی کہ یہہ وہی ادویات ہیں جو لنڈن اور فرانس کے بڑے بڑے عالم ڈاکٹر برتتے ہیں اور نیز میں نے محمد امام الدین کی ایسی تیار شدہ ادویات بہت سے بیماروں کو دیکر تجربہ کیا اور بلاشک و شبہ مفید پایا۔ پس میں عام لوگوں کو اُنکے خریدنے کے واسطے بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں +

عرق طحال

یہہ عرق تاپ تلی کے واسطے
اکسیر علاج ہے +

قیمت

۲۴ خوراک ... ... ۸ عہ
۴۸ خوراک ... ... ۱ ے

نوٹ: مریض کی عمر اور حالات مرض سے مفصل اطلاع دیں +
(۲) کل فرمایشوں کی تعمیل بطریق ویلیو پے ایبل پارسل ہو گی۔

عرق وقوع سوزاک و قرحہ

۲۴ گھنٹے میں درد اور پیپ کو افاقہ ہوتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے صحت کلی ہو جاتی ہے +

فیشیشی ... ... ے

دوائی پچکاری

برائے سوزاک و قرحہ

یہہ دوائی پچکاری کرنے کیواسطے نہایت مجرب ہے +

قیمت ... ... ۴ عہ

امنوریہ پلز

یہہ گولیاں احتباس طمث یعنے ایام بافراغت نہ آنے اور درد رحم کو بروقت ساعت کا حکم رکھتی ہیں

۲۴ گولی ... ... ۱ عہ

پوڈر دافع آتشک

آتشک کے زخموں پر چھڑکنے سے زخم خشک ہو جاتے ہیں +

فی پیکٹ ... ... ۱ عہ

الآشک لوشن

جدید آتشک کے لئے بمنزلہ اکسیر ہیں +

قیمت ۴۸ پوڈر یہ ڈیڑھ روپیہ (۸ عہ)

الفروڈیزیاک مکسچر

مقوی باہ۔ دافع ضعف اعصاب و رعشہ۔ دافع کثرت احتلام و جریان وغیرہ +

فیشیشی ... ... ے

نوایجاد خضاب

یہہ نوایجاد خضاب صرف ایک منٹ میں بالوں کو سیاہ کرتا ہے +

فیشیشی ... ... ۴ عہ

مالو کو خوشبودار مکریزا تیل

یہہ روغن خوشبو کے علاوہ دماغ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے +

ایک چھٹانک ۱۲ عہ

ولایتی سرمہ

ضعف بصارت۔ خارش و حدت چشم۔ شبکوری۔ تاریکی چشم اور آبرہ دانی کیواسطے تیر بہدف ہے

سرمہ سیاہ فیتولہ ... ... ۱ عہ
" سفید " ... ... ۱ عہ

نوٹ۔ جملہ ادویات کا خرچ ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔
(۲) پرچہ ترکیب استعمال ہر ایک دوا کے ساتھ بھیجا جاتا ہے +

تمام فرمایشیں بنام **محمد امام الدین** منیجر و کیمیکل ہال بازار امرتسر آنی چاہئیں

تار گھر پنجاب